سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سوموار، 21۔جنوری 2019

(یوم الاثنین، 14۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 11

801

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

802

2۔ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی2019(مسودہ قانون نمبر2بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی2019کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ95کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019،جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر3 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر1بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ234کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ95کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019،جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر3نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر28بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

803

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

سوموار، 21۔ جنوری 2019

(یوم الاثنین، 14۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا (1) وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا (2) وَقَالَ
الْإِنسَانُ مَا لَهَا (3) يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (4) بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا
(5) يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ (6) فَمَن يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (7) وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (8)

سورۃ الزّلزلۃ آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی (2) اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ (3) اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (4) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہو گا) (5) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا (7) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا (8)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خاک ہوں میں مجھے قدموں سے لگائے رکھنا
میرے سرکار میری بات بنائے رکھنا
میں نے مانا کہ نکما ہوں مگر آپ کا ہوں
اس نکمے کو بھی سرکار نبھائے رکھنا
آپ یاد آئیں تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا
ذرہَ خاک کو خورشید بنانے والے
بندہ پرور میری ہستی کو بسائے رکھنا

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور خزانہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! وقفہ سوالات کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں انتہائی اہم نوعیت کے معاملے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بہت ضروری ہے اس لئے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ ساہیوال پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے اس تحریک کو oppose کیا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سانحہ ساہیوال پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔ معزز ممبر رانا محمد اقبال خان کا جو concern ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے تمام ممبران کا بھی یہی concern ہے۔ اس معزز ایوان کا ہر شخص اس واقعہ پر افسردہ ہے اور انہیں اس بات کا تجسس بھی ہے کہ اتنے اہم واقعہ پر حکومت کی طرف سے کیا reaction آیا ہے؟

جناب سپیکر! یہ واقعہ رونما ہوا، اس واقعہ کے بعد حکومت کی طرف سے جو response آیا میں صرف دومنٹ کے لئے اس پر آپ کی سمع خراشی کرنا چاہوں گا۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو اس وقت وزیر اعلیٰ میانوالی میں موجود تھے۔ ان کو اس واقعہ کی اطلاع میانوالی میں ملی، وہ وہاں سے ملتان پہنچے اور ملتان سے بذریعہ سڑک وہ ساہیوال آئے۔ ساہیوال پہنچ کر انہوں نے خود ہسپتال کا visit کیا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ابھی تک رولز suspend نہیں ہوئے تو پھر وزیر قانون کیسے بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں اور وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! on behalf of the government میں سانحہ ساہیوال کے حوالے سے statement دینا چاہتا ہوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ آپ قواعد معطل کر کے ہمیں سانحہ ساہیوال پر بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! مہربانی کر کے تشریف رکھیں اور وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر رانا محمد اقبال خان اور دوسرے معزز ممبران حزب اختلاف سے کہوں گا کہ وہ پہلے میری پوری بات سُن لیں اور اگر آپ کو میری بات پسند نہ آئے تو پھر آپ جو کچھ فرمانا چاہیں فرمالیجئے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اسمبلی کے قواعد وضوابط یہ کہتے ہیں کہ جب تک متعلقہ رولز معطل نہ ہوں اس وقت تک تحریک پیش نہیں ہو سکتی۔ ابھی تک رولز معطل نہیں ہوئے اس لئے وزیر قانون بات نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! گورنمنٹ کا مؤقف تو آنے دیں۔ آپ وزیر قانون کو on the floor of the House بات کرنے دیں۔ حکومت کی طرف سے ایک statement آ رہی ہے آپ مہربانی کر کے اس کو سُن تو لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اتنی anxiety مناسب نہیں ہے۔ میں نے پہلے یہ کہا ہے کہ تمام معزز ممبران کا یہی concern ہے اور یہ صرف حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کا concern نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ وزیر اعلیٰ وہاں ساہیوال پہنچے، انہوں نے سارے معاملات کو دیکھا، اس کے بعد اس واقعہ کی انکوائری کے لئے فوری طور پر ایک JIT بنائی گئی اور اس JIT کو 72 گھنٹے کا task دیا گیا ہے۔ آج اس میں سے 48 گھنٹے گزر گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اس JIT کو اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لئے کل شام پانچ بجے کی deadline دی ہے، ساڑھے پانچ بجے انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ایک اجلاس رکھا ہے جس میں اس انکوائری رپورٹ کی روشنی میں فیصلے متوقع ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ سانحہ ساہیوال پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں لیکن اس حوالے سے میری استدعا یہ ہے کہ اگر ہم 72 گھنٹے گزرنے کے بعد پرسوں اس پر عام بحث رکھ لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ پرسوں تک ان کو اس بات کا موقع بھی مل جائے گا کہ گورنمنٹ نے اس پر جو reaction دیا ہے اور ذمہ داروں کے خلاف جو کارروائی کی ہے آیا وہ درست ہے یا نہیں؟ اگر اس وقت اس سانحہ پر بات کی جائے گی تو ماسوائے اس واقعے کو condemn کرنے کے کوئی دوسری بات نہیں ہو سکے گی۔ اس وقت صرف اس واقعے کو condemn کیا جا سکتا ہے اور ہم تو پہلے ہی اس واقعے کو condemn کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت خود یہ تجویز کر رہی ہے کہ اس واقعہ پر عام بحث کی جائے اور ہم پرسوں سارا دن اس واقعہ اور امن وامان پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ہمیں سانحہ ساہیوال پر بات کرنے دیں کیونکہ ہم اس JIT کو نہیں مانتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون نے بالکل مناسب بات کی ہے۔ پرسوں ہم اس پر عام بحث کریں گے اور اگر آپ کو اس پر کوئی بھی اعتراض ہے تو آپ پرسوں اپنا اعتراض اُٹھا سکتے ہیں۔ اُس وقت تک JIT کی رپورٹ بھی آجائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران حزب اختلاف سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ آپ تھوڑا سا صبر اور تحمل سے کام لیں۔ ایک بات کو ضرور ذہن میں رکھیں کہ اس صوبہ میں یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں لیکن یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ 24 گھنٹے کے نوٹس کے بغیر وہاں پر خود تشریف لے گئے، پہلی بار 72 گھنٹوں کے اندر رپورٹ پیش کی جارہی ہے اور پہلی بار 72 گھنٹوں کے اندر ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں تو JIT بننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لوگ تین تین، چار چار سال تک دھکے کھاتے رہے اور کسی نے FIR درج نہیں کی تھی۔

جناب سپیکر! یہ پہلی بار ہوا ہے کہ بروقت FIR درج ہوئی، JIT بنائی گئی، انشاءاللہ تعالیٰ کل اس کی رپورٹ پیش ہوگی اور حکومت ذمہ داروں کو کیفر کردار تک بھی پہنچائے گی۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔ آرڈر پلیز! .Order in the House آپ سب معزز ممبران تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور
"JIT نامنظور، ظالمو! جواب دو خون کا حساب دو، ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے"
کی نعرے بازی شروع کر دی)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سانحہ ساہیوال بہت بڑا سانحہ ہے۔ میں یہ بات حلفاً کہتا ہوں کہ جس طرح معزز ممبران حزب اختلاف کے دل چھلنی ہیں یقیناً اُس سے زیادہ کیفیت واذیت ہم پر طاری ہے۔ فیڈر اُٹھائے ہوئے اُس بچی کی تصویر جب ہماری آنکھوں کے سامنے آتی رہی ہم سو نہیں سکے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ہم ان کے جذبات کی قدر کرتے ہیں لیکن وزیر قانون نے جو بات کی ہے ہم کل اسی وقت JIT رپورٹ پر بحث کریں گے اور اگر اُس رپورٹ کے مطابق ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کہیں کوئی کوتاہی ہوئی ہم انہیں نہیں چھوڑیں گے، ہم انہیں انجام تک پہنچانے کے لئے حزب اختلاف کے ساتھ مل کر اُن کے گریبانوں پر ہاتھ ڈالیں گے۔

جناب سپیکر! اب یہاں پر ماضی کی تاریخ نہیں دہرائی جائے گی۔ ہم راتوں کو سو نہیں سکے اور ہمیں اپنے بچے اپنی آنکھوں کے سامنے یتیم ہوتے نظر آئے ہیں۔ حزب اختلاف سے ہاتھ جوڑ کر میری گزارش ہے کہ خدا کے لئے کل شام 5:00 بجے تک JIT رپورٹ کا انتظار کریں۔ اگر قانون کے مطابق فیصلہ نہ ہوا تو ہم اُس JIT کو بھی اُڑادیں گے اور ہم جوڈیشل کمیشن کا مطالبہ کریں گے۔ حزب اختلاف سے میری گزارش ہے کہ اُس وقت تک صبر و تحمل سے کام لیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی وزیر قانون سے بات ہو گئی ہے اس issue پر پرسوں general debate ہو گی We have to wait for the report of JIT tomorrow till 5:00 o'clock. جی، ملک ندیم کامران!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پورے پنجاب اور پورے پاکستان کی عوام پنجاب کے اس ہاؤس کی طرف دیکھ رہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سعید اکبر خان! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ابھی ہمارے انتہائی سینئر پارلیمنٹیرین رانا محمد اقبال خان نے حزب اختلاف کی طرف سے رولز کی suspension کے لئے آپ سے درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس پر وزیر قانون کو اس طرح سے object نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہاں اس ہاؤس میں جس طرح سے باتیں ہو رہی ہیں ہم سب اکٹھے ہیں یہ بات نہیں ہے کہ حزب اقتدار کو اس واقعہ پر دُکھ نہیں ہوا یا ہمیں دُکھ نہیں ہوا۔ صوبہ پنجاب کی عوام بلکہ پورے پاکستان کی عوام کو اس واقعہ کے ساتھ concern بھی ہے اور ساری چیزیں اُن کے سامنے بھی آ رہی ہیں۔ حکومت پنجاب نے یقیناً اس واقعہ پر JIT بنا دی ہے اور اس پر حکومت مزید کارروائی بھی کر رہی ہے لیکن دو تین چیزیں ایسی ہوئی ہیں جن پر اس معزز ایوان میں بات کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اگر ہم یہاں پر بات نہیں کریں گے تو ہم باہر جا کر کہاں بات کریں گے؟ پریس والے بھی اور پورے پنجاب کی عوام ہماری طرف دیکھ رہی ہے۔ خدانخواستہ میرے منہ سے ایسی کوئی بات نہ نکل جائے اگر ہمارا کوئی معزز ممبر فوت ہو جائے تو ہم اجلاس ملتوی کر دیتے ہیں۔ اُس واقعہ میں مرنے والے بھی ہمارے عزیز تھے وہ معصوم بچے جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے والدین کو چھلنی ہوتے، مرتے ہوئے دیکھا اور اُس واقعہ کے جو clips آئے ہیں وہ حیران کُن ہیں۔ وہ میرا ضلع ہے، میں وہاں پر موجود رہا اور میں اس واقعہ کے ساتھ لمحہ بہ لمحہ منسلک رہا تو یہ ایسا واقعہ ہے جس پر جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی جناب سمیع اللہ چودھری جیسے ابھی بات کر رہے تھے کہ ہم جتنے لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں ہم سب اس دُکھ میں شریک ہیں لیکن اگر ہم اس واقعہ پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ سے درخواست ہے کہ اس پر آپ کو انکار نہیں کرنا چاہئے۔ یہ انتہائی دہشت ناک اور اندوہناک واقعہ ہوا ہے جس پر پورا پنجاب اور پورا پاکستان اس اسمبلی کی طرف دیکھ رہا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی معزز ممبر جناب سعید اکبر خان بھی بات کر رہے تھے تو ہم سب اس معاملے پر بکھرے ہوئے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس سارے ہاؤس کی sense آگے جانی چاہئے اور پورے پاکستان کو پتا چلنا چاہئے کہ پنجاب میں اگر یہ واقعہ ہوا ہے یہ کسی بھی غلطی سے ہوا ہے، کیسے ہوا ہے وہ تو JIT کی رپورٹ آنے پر پتا چلے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی جوڈیشل انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ CTD کی طرف سے بار بار جو مؤقف آرہا ہے کہ اُن کے جو ساتھی دہشتگرد تھے اُن کی گولیوں سے وہ لوگ مر گئے جبکہ سارے کے سارے جو clips آئے ہیں وہ بتا رہے ہیں کہ CTD والوں نے خود کھڑے ہو کر یہ فائرنگ کی ہے۔ ظلم یہ ہے کہ CTD والے، بچوں کو گاڑی سے نکال کر زخمی حالت میں ایک پٹرول پمپ پر چھوڑ کر چلے گئے اور پھر 20/15 منٹ کے بعد دوبارہ واپس آ کر اُن بچوں کو اُٹھا کر ہسپتال لے گئے۔ لاہور میں CTD نے جو FIR درج کروائی ہے وہ FIR میرے دوستوں کی اکثریت نے پڑھی ہوگی اُس FIR کی ایک چیز میں یہاں پر ضرور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ہم سب کو تحمل مزاجی سے یہ بات سُننی چاہئے اُس FIR میں لکھا ہوا ہے یہ لوگ CTD کے اہلکاران کی گولیوں سے نہیں مرے بلکہ ایک موٹر سائیکل پر دہشتگرد آرہے تھے جنہوں نے فائرنگ کی اُس فائرنگ سے یہ لوگ مرے ہیں۔ اُس FIR میں یہاں تک بھی لکھا گیا ہے کہ گاڑی سے جو سامان نکالا گیا اُس میں سے دو کلاشنکوف، دو پسٹل، ہینڈ گرنیڈ نکلے، دو خود کش جیکٹس نکلیں اور گولیوں کے اندر rounds نکلے۔

جناب سپیکر! خدا کے لئے ایک شخص کا خاندان تباہ ہو گیا اور اُس کو دہشتگرد بنا دیا گیا اس پر ہم کوئی comment نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ Law Enforcement Agencies کا کام ہے کہ وہ اس واقعہ کے facts کو سامنے لے کر آئیں یقیناً اس واقعہ کے facts سامنے آئیں گے اور اُن پر یہ سارا ہاؤس انشاءاللہ یکجا ہو کر بات کرے گا لیکن اس طرح سے معصوم لوگوں کو مار دیا جائے اور پھر اُن کے اوپر دہشتگرد ہونے کا الزام لگا دیا جائے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب ساہیوال تشریف لائے اور اُن کی اپنی statement ہے کہ یہ ظلم ہوا ہے، یہ زیادتی ہوئی ہے اور یہ بات ریکارڈ پر ہے۔ ڈی سی ساہیوال نے انٹرویو دیا کہ اس واقعہ میں کوئی مزاحمت نہیں ہوئی تو یہ کیسی بات ہے کہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے بے گناہ لوگوں کو مار دیا جائے تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس پر بات نہیں کرنی چاہئے؟

جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں آج ایک مثال قائم کرنی چاہئے الحمدللہ بڑے اچھے طریقے سے یہ ہاؤس چل رہا ہے ہم کوئی بات کرتے ہیں آپ acknowledge کرتے ہیں اور آپ بات کرتے ہیں ہم acknowledge کرتے ہیں لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ ہاؤس کے آج کے بزنس کو suspend کر کے اس واقعہ پر بات کی جائے تاکہ پنجاب کے لوگوں کو پتا چل

سکے کہ وہ تن تنہا نہیں ہیں، وہ دہشتگردوں کے ہاتھوں کب تک مرتے رہیں گے؟ ہمارے منتخب نمائندے عوام کے مسائل سے concerned ہیں، یہ ہماری بات کرنا جانتے ہیں اور ہمارے لئے stand لینا جانتے ہیں۔ اس میں کوئی confusion اور لڑائی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ معزز ممبر رانا محمد اقبال خان نے جو تحریک پیش کی ہے اسے منظور کر کے ایوان میں اس سانحہ پر بات کروائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! پہلے دعائے مغفرت کروا لیتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے اور اس کے بعد ان کے لئے چند اچھے کلمات بھی کہے جاتے ہیں اس لئے اس میں کیا حرج ہے کہ آپ rules suspend کر دیں اور سارے ساتھی اس پر بات کر لیں۔

تعزیت

سانحہ ساہیوال میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد اقبال خان! ابھی بھی بات ہو رہی ہے۔ پہلے دعائے مغفرت کر لیں۔ جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سانحہ ساہیوال میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

قواعد کی معطلی کی تحریک

(۔۔۔جاری)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ ملک ندیم کامران اور وزیر قانون نے تفصیلاً گفتگو کی ہے۔ ہمارے JIT کے حوالے سے خدشات ہیں کہ اس کی جو رپورٹ پیش ہونی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! شاید کل شام 5:00 بجے ہو گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!ہم جو گزارش کرنا چاہ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ کی کوئی ایسیmala fide intention نہیں تھی اور بڑی طویل مسافت طے کر کے وزر اعلیٰ ملتان اور پھر ساہیوال تشریف لائے۔ انہوں نے وہاں جا کر بچوں کو گلدستے بھی پیش کئے۔

جناب سپیکر!میرا ایک سوال ہے کہ CTD ایک کارروائی کرتی ہے اور سڑک کے درمیان میں چار لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنا دیتی ہے اورFIR نامعلوم افراد کے خلاف ہو رہی ہے۔ معزز وزیر قانون جو پریس کانفرنس کرتے ہیں اگر اس کا لب لباب دیکھا جائے کہ سڑک پر دہشتگرد مارے گئے ہیں اور قاتل گرفتار ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر!آج پنجاب اسمبلی کے اندر ہم فاتحہ خوانی کرتے ہیں اور ان شہداء کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں کہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ ملے۔JIT رپورٹ کا کیا جواز رہ جائے گا کہ آج وہ ہمارے شہداء ہیں اور کل خدانخواستہ JIT رپورٹ دوسری دے دے تو پھر ہم کیا کریں گے۔

جناب سپیکر!انہی خدشات کی وجہ سے ہماری یہ گزارش ہے کہ اس پرJIT نہیں بلکہ جوڈیشل کمیشن بنانا چاہئے اور اس پر جوڈیشل انکوائری ہونی چاہئے۔ وہ JITوالے لوگ ہی ہیں جنہوں نے نامعلوم افراد کے خلافFIR کی ہے۔وہ JIT کے ہی لوگ ہیں جنہوں نے سڑک کے درمیان میں ان چار لوگوں کو قتل کر دیا۔

جناب سپیکر!میرے سارے حکومتی بنچوں والے دوست جب کنٹینر پر کھڑے ہوتے تھے تو اس وقت یہ کہتے تھے کہ وزیراعظم استعفیٰ دے دے،وزیراعظم پر الزام لگ گیا ہے تو کتنا بہتر ہوتا کہ کل وزیراعلیٰ پنجاب کے خلافFIR ہوتی،وزیراعظم پاکستان کے خلافFIR ہوتی اور وہ استعفیٰ دے کر گھر چلے جاتے یہی آپ کی JIT ان کی تفتیش کر لیتی۔اگر وہ بے گناہ ہوتے تو واپس اپنے عہدوں پر آجاتے۔

جناب سپیکر!ایک پاکستان میں ایک قانون ہو گا اور ایک پاکستان میں دو قانون نامنظور ہوں گے۔ اگر کوئی شہری مر جائے تو اس کے لئے پنجاب اسمبلی میں بات کرنے پر بھی پابندی ہے کہ JIT کی رپورٹ آئے گی تو کون سا آسمانی صحیفہ آجانا ہے۔

جناب سپیکر! آج تک مجھے پنجاب کی تاریخ میں وزیر قانون یہاں بیٹھے ہیں مجھے بتا دیں کہ کسی پولیس والے کو سزا ملی ہے، صرف اور صرف لوگوں کے جذبات ٹھنڈے کرنے کے لئے JITs بنائی جاتی ہیں، صرف ان لوگوں کو طفل تسلیاں دینے کے لئے ہمارے وزیر اعلیٰ ہسپتال میں جا کر ان بے چارے زخمی بچوں کی تیمارداری کرتے ہیں کہ یہ لوگ ذرا cool down ہو جائیں۔

جناب سپیکر! میرا حکومت سے سوال ہے کہ جس گھر میں چار لاشیں پڑی ہوں کون سی روایات کہتی ہیں کہ ان کے بچوں کو جا کر پھول کے تحفے پیش کرو۔

جناب سپیکر! یہ ان شہداء کے بچوں کے زخموں پہ نمک پاشی ہے۔ میں آج اس ایوان میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ فی الفور یہاں جوڈیشل کمیشن قائم کیا جائے۔ اس ہاؤس کو آج اس بات پر ختم کیا جائے کہ جب سارے لوگ بات کر لیں کہ ہم ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور ان لوگوں کو نامزد کرایا جائے جو لوگ اس واقعہ میں ملوث ہیں ان کی دوبارہ FIR ہو اور وہ لوگ نامزد ہوں۔ بہت شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ہم اس پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ CTD کی طرف سے پانچ چھ بیانات سامنے آئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے آپ کی اجازت سے اپوزیشن کے ممبران سے گزارش کی تھی کہ یہ JIT کی رپورٹ آنے تک انتظار فرمائیں لیکن ان کا یہ استدلال ہے کہ یہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر ہمارا دامن داغدار ہو تو پھر ہم اس معاملے سے جان چھڑائیں جب ہماری commitment ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنی ہے تو ہمیں کس بات کا ڈر ہے اس لئے ہم اس پر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اپوزیشن کے ممبران سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ کے جو ممبران بات کرنا چاہتے ہیں ان کی فہرست دے دیں۔ انہوں نے پانچ معزز ممبران کے نام دیئے ہیں۔ وہ ضرور بات کریں ادھر سے بھی دوست بات کریں گے لیکن ایک بات میں آپ کی اجازت سے کہوں گا۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا تھا دوبارہ دہرا رہا ہوں کہ ہم نے اس ایوان میں نئی اور اچھی روایات قائم کرنی ہیں۔ ماضی میں جب اس طرح کے واقعات ہوتے تو کیا اس ہاؤس میں کسی شخص کو اس بات کا احساس ہوا تھا لہٰذا آپ ان باتوں کو چھوڑ دیں؟ میں ایک قدم آگے جانا چاہ رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
" شیم، شیم" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر! یہ شیم ان ہی کے لئے ہے اس وقت کسی نے کوئی آواز نہیں اٹھائی۔ اگر اپوزیشن اس ایشو پر بات کرنا چاہتی ہے تو ہم اس کو welcome کرتے ہیں لیکن میں ایک اضافی بات کرنا چاہتا ہوں کہ کل JIT کی رپورٹ آجائے گی تو ہم قطعی طور پر اس ایوان سے نہیں بھاگیں گے بلکہ پرسوں پورا دن اس رپورٹ پر بحث کریں گے۔

جناب سپیکر! ہم خود آپ سے گزارش کریں گے کہ آئیں اور اس رپورٹ پر بحث کریں اور جو حکومت نے اقدامات کئے ہوں گے ان پر تنقید کریں تو آپ اس وقت جو تجاویز دیں گے وہ تجاویز ہمارے سر آنکھوں پر ہوں گی کیونکہ ہمارا دامن صاف ہے۔ جیسا کہ ابھی سید حسن مرتضیٰ فرما رہے تھے کہ FIR نامعلوم افراد کے خلاف درج کروائی گئی ہے تو وہ FIR ہم نے درج نہیں کروائی بلکہ ان کے لواحقین نے کروائی ہے انہوں نے FIR میں خود کسی کو nominate نہیں کیا۔ آپ اس بات کو چھوڑ دیں کیونکہ ہم کو آپ سے بہتر پتا ہے جو کچھ اس صوبے میں ہو تا رہا ہے۔ آپ بات کریں ہم آپ کی باتوں کا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر! آپ بسم اللہ کریں یہ بات کریں ہم جواب دیں گے۔ 7:00 بجے تک ہر ممبر پانچ پانچ منٹ بات کرے لہٰذا آپ اس کے لئے وقت مقرر کریں تو ہم اس کا جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! جن معزز ممبران نے بات کرنی ہے آپ ان کے نام دے دیں۔ مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سب سے پہلے لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کرنی ہے لہٰذا وہ بسم اللہ کریں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! لیڈر آف دی اپوزیشن تشریف لے آئے ہیں لہٰذا وہ اپنی بات سے آغاز کریں گے۔

بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف بحث کا آغاز کریں اور مہربانی کر کے باقی تمام ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

سانحہ ساہیوال پر عام بحث

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ساہیوال میں کل یہ جو اندوہناک واقعہ رونما ہوا ہے اس پر پوری قوم رنجیدہ ہے اور اس حوالے سے مختلف خبریں چلتی رہی ہیں۔ اسی اثناء میں مختلف footages پوری پاکستانی قوم نے دیکھیں اور مجھے بھی ایک ویڈیو موصول ہوئی جو کہ ان کی گاڑی کے پیچھے ایک بس آ رہی تھی اس میں سے بنائی گئی تھی۔ الیکٹرانک میڈیا جو واقعات بتا رہا تھا اس کے مطابق اہلکاروں نے فائرنگ کی اور اس کی آواز ویڈیو میں بھی سنی جا رہی تھی اور بس میں موجود مسافر جو کہ عینی شاہدین تھے وہ جب یہ دلخراش مناظر دیکھ رہے تھے تو اس پر باقاعدہ comments کر رہے تھے کہ اب گولی چل رہی ہے اور بچوں کو گاڑی میں سے نکال دیا گیا ہے اور ایک ہیجانی کیفیت بھی سامنے آ رہی تھی کہ حقائق پر مبنی کوئی بات نہیں ہو رہی تھی کیونکہ حکومتی مؤقف میں بار بار تبدیلی آ رہی تھی اور اس بات کی بڑی تکلیف ہے کہ کبھی کہا جا رہا تھا کہ یہ اغواء کار اور دہشتگرد ہیں۔

جناب سپیکر! دیکھیں اس پورے ایوان کے ممبران چاہے وہ حکومتی بنچز پر یا اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہیں ہم سب اسلامی روایات کے امین ہیں۔ میں نے کل یہ بات categorically کہی ہے کہ اس ایشو پر سیاست نہیں ہونی چاہئے کیونکہ یہ انسانیت کا معاملہ ہے اور قوم حقائق جاننا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے بھی دیکھا ہوگا اور میں نے بھی دیکھا ہے جس طرح سے پولیس گاڑی میں سے اہلکار نکل کر بچوں اور خون میں لت پت میتوں کو گاڑی میں سے نکالتے ہیں جس میں خاتون اور ایک چودہ سال کی بچی بھی شامل تھی۔ ہم دہشتگردی کے نتیجے میں ہزاروں جانوں کی قربانی دے چکے ہیں اس میں پولیس، رینجر اور افواج پاکستان کے نوجوان بھی شامل ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے ردالفساد اور ضرب عضب میں ہم نے خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ کراچی کی رونقیں واپس لوٹیں ہیں۔ سی ٹی ڈی کا ادارہ اس لئے بنایا گیا تھا تاکہ یہ well-equipped department ہو اور سپیشلائزڈ کام کے لئے استعمال ہو اور دہشتگردی کے آگے ہم بند باندھ سکیں لیکن ابھی تک جو ہمیں میڈیا کے ذریعے سے علم ہوا ہے کہ اپنے محافظ ہی قاتل بن گئے ہیں اور پھر یہ کہا گیا ہے کہ گاڑی میں سے اسلحہ برآمد ہوا ہے۔ ان لوگوں کی فیملی اور ان کے ہمسائے بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ شادی پر جا رہے تھے وہ معصوم بچہ جس نے اپنے ماں باپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے اس کم عمری میں قتل ہوتے دیکھا ہے اور اپنے باپ کو زندگی کی بھیک مانگتے دیکھا کہ مجھ سے پیسے لے لو لیکن میری جان بخش دو تو اس کو یہ ڈراؤنا خواب ساری زندگی تنگ کرے گا۔ یہ انسانی پہلو ہے اگر ہم خود اپنے اوپر طاری کر کے دیکھیں کہ آج ان بچوں ہادیہ اور منیبہ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ساری زندگی یتیمی کے سائے ان کے سر پر منڈلائیں گے اور ہر قدم پر باپ کی کمی ان کو ستائے گی اور وہ ماں کے پیار سے اب ساری زندگی محروم رہیں گی اور یہ بہت بڑی محرومی ہوتی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف):جناب چیئرمین!یتیمی بہت بڑا امتحان ہوتا ہے۔مجھے اس بات پر بہت تشویش ہے کہ کل بھی سی ٹی ڈی کے مؤقف کو دہرایا گیا۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف):جناب چیئرمین!میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں اس معاملے پر کوئی سیاست نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہ ایک انسانی معاملہ ہے اور وہ ہماری بیٹی تھی۔ جب آپ سے تقاضا کیا جاتا ہے تو پھر یہ بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کو بتائیں کہ یہ انسانی پہلو ہے کیونکہ یہاں پر جو بیٹھے ہیں ان کی بھی بیٹیاں ہیں یہ تمام لوگ انسان ہیں اور ان کے پاس بھی دل ہیں لہٰذا یہاں پر بیٹھے لوگوں کو بھی تشویش ہے۔

جناب چیئرمین!میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ JIT کی رپورٹ تو آجائے گی کیونکہ ہم نے یہاں پر بہت سی JIT کی رپورٹس دیکھی ہیں اور ان پر running commentaries ہوئی ہیں لیکن میں چاہوں گا جیسا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر نے فرمایا ہے کہ اس پر جوڈیشل کمیشن بننا چاہئے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہونا چاہئے۔یہ political point scoring کی بات نہیں ہے بلکہ یہ بات ہے کہ آج اگر ذمہ داروں کا تعین نہیں ہوگا تو اس قوم کے سینے پر جو زخم لگا ہے اور کل وہ بوڑھی ماں انصاف کے لئے دہائی دے رہی تھی کہ میرا بیٹا چلا گیا اور میری دنیا اجڑ گئی تو میں نے کیا جینا ہے؟تو وہ روز جیتی اور مرتی ہے اور جب تک زندگی ہے وہ روز جئے گی اور مرے گی۔ ہم چاہیں بھی تو اُس کے دکھ کو محسوس نہیں کر سکتے۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف):جناب چیئرمین!میں یہ کہہ رہا تھا کہ حقائق قوم کے سامنے آنے چاہئیں کیونکہ یہ بہت اہم واقعہ ہے اور اس واقعہ نے اس خاندان کو بھی دکھ میں مبتلا کیا ہے جس کے پیارے اس دنیا سے چلے گئے۔ ان بچوں کی معصومیت دیکھیں جو پہلے پٹرول پمپ پر بے یارومددگار چھوڑ دیئے گئے، پھر ہسپتال پہنچا دیا گیا اور اُس بچے کی زبانی جب وہ کہہ رہا تھا کہ میرے باپ نے کہا کہ مجھے معاف کر دو، میں ہاتھ جوڑتا ہوں مجھ سے پیسے لے لو لیکن

قتل نہ کرو لہٰذا ہمیں اسی درد مندی سے اس واقعہ کی تحقیق بھی کرنی چاہیے۔ اگر انسانیت کا تقاضا ہے کہ قوم کو اداروں پر اعتماد ہونا چاہئے، جوڈیشل کمیشن بننا چاہئے اور جس جگہ پر یہ اندوہناک واقعہ ہوا ہے اسی جگہ پر اُن ذمہ داران کو سرعام پھانسی دی جانی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف! اپنی بات جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں حکومتی بنچوں سے یہی کہوں گا کہ میں اس معاملے میں قطعاً سیاست نہیں کرنا چاہتا۔ یہاں پر چھوٹا سا واقعہ ہوتا تھا تو استعفوں کا مطالبہ شروع ہو جاتا تھا۔ میں انتظار کروں گا کہ حقائق قوم کے سامنے آئیں، اس مقدس ایوان کو حقائق معلوم ہوں اور ذمہ داران کا تعین ہو۔

جناب سپیکر! میں نے کل بھی کہا کہ تمام تر تحفظات کے باوجود ہم کسی کا mandate تسلیم نہیں کرتے جس کی ٹھوس وجوہات ہیں لیکن اس معاملے میں اپوزیشن کی جو قومی ذمہ داری ہے اس پر ہم تعاون کریں گے۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے بھی درخواست ہے کہ جتنی زیادہ جلدی ہو سکے کوشش کریں کہ حقائق قوم کے سامنے آئیں جو بالکل سچے ہوں لیکن ایسے حقائق نہ ہوں کہ FIR کچھ کہہ رہی ہے، حکومتی مؤقف کچھ ہے، پولیس کچھ کہتی ہے اور حکومتی ترجمان کچھ کہتا ہے کیونکہ قوم کے سینے پر جو زخم لگے ہیں اس پر زیادہ نمک چھڑکا جائے گا اور لوگوں کو مزید سیاست کا موقع ملے گا لہٰذا ہم اسی بات کے متمنّی ہیں کہ حقائق پر بات ہوگی، قوم کو سچ بتایا جائے گا اور ذمہ داری کا تعین ہوگا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ جوڈیشل کمیشن بننا چاہیے۔ بہت شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! قبل اس کے کہ فہرست کے مطابق آپ کسی اور ممبر کو خیالات کے اظہار کا موقع دیں، چونکہ مجھے اس بات کا علم نہیں کہ لیڈر آف اپوزیشن کتنی دیر ہاؤس میں موجود رہیں گے کیونکہ اُن کی شاید اور بھی مصروفیات ہیں لیکن میں اُن کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن خیالات کا انہوں نے اظہار کیا ہے کہ وہ اس معاملے کو سیاست کی نذر نہیں کرنا چاہتے تو میں اُن کے اس خیال کی تائید کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ اس معاملے پر قطعی طور پر کوئی compromise نہیں کرے گی۔ میں اُن کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں جتنی ذمہ داری قائد ایوان کی ہے اتنی ہی ذمہ داری قائد حزب اختلاف کی ہے۔

جناب سپیکر! آئیں اور ہم نئی جمہوری روایات ڈالیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ JIT کی رپورٹ آنے کے بعد آپ قائد ایوان کے ساتھ بیٹھیں اور بیٹھ کر فیصلہ کریں کہ ہم نے ذمہ داروں کو کیا سزا دینی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم JIT کی رپورٹ ایوان میں لے کر آئیں گے، اُس پر general discussion بھی کریں گے اور میں قائد حزب اختلاف کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کو، آپ کی جماعت کو اور اپوزیشن کے ممبران کو اعتماد میں لے کر چلیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے کہ یہ ہماری ذات کا مسئلہ نہیں بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے یا تو وزیر اعلیٰ نے آرڈر دیئے ہوں، وزیر قانون نے، کسی وزیر یا کسی حکومتی ممبر نے آرڈر دیئے ہوں تو علیحدہ بات ہے لیکن یہ معاملہ تو بالکل واضح ہے۔ اس میں کس طرح حالات و واقعات پیدا ہوئے، کیا واقعہ ہوا اور اس میں کس کی کیا ذمہ داری ہے یہ ساری باتیں کل سامنے آجائیں گی لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ ہم appreciate کرتے ہیں کہ اس واقعہ کو سیاست سے بالاتر ہو کر لیا جارہا ہے جس میں سب اپنی تجاویز بھی دیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک جوڈیشل کمیشن کا تعلق ہے تو اگر حکومت یہ محسوس کرتی ہے اور یہ ایوان محسوس کرتا ہے کہ JIT کی رپورٹ کے بعد اُس سے مطمئن نہیں تو حکومت کو جوڈیشل کمیشن پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ وہ جوڈیشل کمیشن بھی بن جائے گا۔

جناب سپیکر! میں جناب قائد حزب اختلاف کے الفاظ دہرانا چاہتا ہوں کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہونا چاہئے اور انشاء اللہ تعالیٰ ماضی کی روایت سے ہٹ کر ہم دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے دکھائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان!

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ یہاں نام آچکے ہیں۔ آپ پہلے ہی نام لکھوا دیتے۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! اس سے ہٹ کر بہت اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی۔62 گوجرانوالہ میں دولاکھ کی آبادی ہے۔ یہ بڑی ضروری بات ہے لہٰذا میری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پولیس نے ایک عورت سمیت چار آدمیوں کو گاڑی میں آگ لگا کر 13/12 سو گولیاں چلائیں۔ اس واقعہ کے بارے میں معزز وزیر قانون نے بتایا ہی نہیں لیکن ہم بتارہے ہیں۔ ساری رات پورا گاؤں تڑپتا رہا لیکن پولیس والے گولیاں چلاتے رہے۔ چاروں کی لاشیں کسی ٹرالی میں رکھ کر شہر لے گئے۔ اس معاملے پر وزیر قانون جواب دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Law Minister Sahib! You want to respond?

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں تو ہم انشاء اللہ اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، امان اللہ وڑائچ! آپ وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ کر اُن سے یہ بات کر لیں۔ جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ معزز ممبر رانا اقبال خان کی بات پر آپ نے رولزsuspend کئے اور اس ایوان میں سانحہ ساہیوال پر بات کرنے کی اجازت دی۔

جناب سپیکر! معزز وزیر قانون نے بڑی اچھی بات کی کہ پرسوں ہی سانحہ ہوا لیکن معزز وزیراعلیٰ میانوالی دورے پر تھے جو اپنا دورہ میانوالی مختصر کر کے ساہیوال پہنچ گئے اور حکومتی مشینری بھی وہاں پہنچی۔ معزز قائد حزب اختلاف نے بہت اچھی گفتگو کی کہ یہاں point scoring کی بات نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا سانحہ جس سے پنجاب بھر کے عوام یا پاکستان کے عوام اب تک اشکبار ہیں۔

جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اور معزز قائد حزب اختلاف کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی واقعات رونما ہوئے اور میں بھی اس ایوان کا ممبر رہا ہوں۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے tenure میں وہ بھی ہوا تو ایک بات ہمیں سوچنی ہو گی کہ وزیر قانون نے جو بات کی ہے کہ ماضی سے ہٹ کر اس ایوان میں ہم ایک روایت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اتنی جلدی JIT کا بننا اور on floor of the House honorable Law Minister نے یہاں ensure کروایا کہ جو بھی اس سانحہ ساہیوال میں ملوث اہلکار ہوں گے وہ قرار واقعی سزا پائیں گے۔

جناب سپیکر! کل شام تک معزز وزیراعلیٰ نے جو 72 گھنٹے دیئے تھے، چاہئے تو یہ تھا کہ جیسے وزیر قانون نے کہا پرسوں discussion رکھ لیتے، JIT کی رپورٹ کو آنے دیتے کہ کیا رپورٹ آئی ہے اور حکومت نے کیا ایکشن لیا ہے لیکن اچھا ہوا چلیں، آج ہی یہ بات شروع کر لی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، We will make sure کہ رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کی جائے گی اور اس کے بعد اس پر general discussion کی جائے گی۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر!معذرت کے ساتھ کہ اگر میری کسی بات سے کسی کو تکلیف پہنچے تو میں پہلے معذرت کرتا ہوں۔ یہ وہی ہاؤس ہے کہ ان بنچز پر ہم اپوزیشن میں تھے، ایک دن نہیں، ایک ایک، دو دو، تین تین ماہ سانحہ ماڈل ٹاؤن پر چلاتے رہے۔اس وقت کے معزز وزیر اعلیٰ کو تو توفیق نہیں ہوئی کہ جناح ہسپتال پہنچیں۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ کو یہ توفیق تو نہ ہوئی کہ JIT بنی چاہیے اور جوڈیشل کمیشن بنایا جائے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کھڑے ہو کر
"concerned گفتگو کریں"، "وزیر اعلیٰ ساہیوال بچوں کو گلدستے دینے گئے تھے"
اور "وزیر اعلیٰ نے قتل کروائے ہیں" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے کیونکہ میں نے floor انہیں دیا ہوا ہے اور انہیں بات کرنے دیں۔ This is not the way. جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر!معزز ممبران حوصلہ رکھیں کیونکہ حکومت نے تو بڑی خوش دلی سے کہا ہے کہ آئیں، بات کریں اور ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ساہیوال میں بچوں کو گلدستے دینے گئے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسی بات نہ کریں اور اپنی باری پر بات کریں۔ Whatever you want to speak اپنی باری پر بات کریں۔ میں ایسے اجازت نہیں دوں گا۔ آپ ماحول کو خراب کر رہے ہیں۔ نہیں، ایسے نہ کریں اور جناب محمد وارث شاد! اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر میں اس ہاؤس میں ایک بھی لفظ غلط بیان کروں، on the floor of the House ایک بھی لفظ اگر میرا غلط ثابت ہو تو میں استعفیٰ دینے کو تیار ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جناب محمد وارث شاد معزز ممبر ہیں اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں تو میں نے صرف اپوزیشن لیڈر کی بات کوsecond کیا ہے کیونکہ انہوں نے اچھی بات کی ہے۔ میں صرف ماضی کا دور یاد دلانے کے لئے بات کر رہا ہوں کہ اس وقت اس سے بڑا سانحہ ہوا۔

جناب سپیکر! میںeye witness ہوں اور اس وقت کے قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشیدeye witness ہیں کہ ہم یہاں سے سیدھے جناح ہسپتال گئے۔ یہاں تو چار لاشیں گری ہیں وہاں 14 لاشیں گری تھیں اور سیدھی گولیاں کسی کے سر میں، کسی کے منہ میں اور حاملہ عورتوں کو گولیاں ماری گئی تھیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
concernedواقعہ سے متعلق بات کی جائے کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسے نہیں۔No cross talk, no cross talk ایسے نہ کریں اور انہیں interruptنہ کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! جو لسٹ ہم نےprovide کی ہے اس کے مطابقproceed کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد اقبال خان! اسی کے مطابق ہی چل رہے ہیں۔ میرے پاس ان کا نام ہے اور آپ کو بھی موقع ملے گا۔ آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اس لئے انہیں بات کر لینے دیں پھر اپنی باری پر بات کریں۔ جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر انہیں تکلیف ہو رہی ہے تو میںwind up کرتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جوڈیشل کمیشن کا مطالبہ کیا ہے تو معزز وزیر قانون نے جواب دیا ہے کہ کل شام تکJIT رپورٹ آجائے گی تو ہم جوڈیشل کمیشن بنانے کو بھی تیار ہیں۔

جناب سپیکر! واقعہ سانحہ ساہیوال جو ہوا ہے اگرCTD سے پنجاب حکومت کے جن اہلکاروں سے غلطی ہوئی ہے تو آپ کے توسط سے معزز قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران کو میں یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ اس واقعہ میں جو لوگ بھی ملوث ہوں گے انہیں قرار واقعی سزا ملے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے اور سید حسن مرتضیٰ نے جو بات فرمائی ہے وہ درست ہے۔ وزیر قانون سے ہماری کوئیenmity ہے اور نہ ہی ہم کوئی ایسی بات کرنا چاہتے ہیں کہ جو اس تفتیش کے دوران یا اس انکوائری کے دوران کسی قسم کی رکاوٹ بنے لیکن میں کچھlegal points وزیر قانون کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ:

میرے شہر ءچ آ کے جنہاں گھر گھر وین پوائے

پہرے داراں کولوں پچھو کیہڑے رستے آئے

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون بات کر رہے ہیں کہ JITبن گئی ہے لیکن ابھی تک اس وقت تک میں شرطیہ یہ بات کرتا ہوں وزیر قانون سے سے یہbetلگا کر بات کرتا ہوں کہ ابھی تکmedical jurisprudenceکے مطابق جو گولیاں ان کے جسموں سے نکلی ہیں، جو پوسٹ مارٹم کے دوران گولیاں نکلی ہیں اور جو گولیاں وہاں سے برآمد ہوئی ہیں، وہ ابھی تکJITکو نہیں دی گئیں اور فرانزک لیبارٹری کے بندے کو ابھی تک اس کمیٹی میں شامل نہیں کیا گیا۔ ہم رونا تو یہ رو رہے ہیں کہmedical jurisprudenceکے مطابق اگر یہ کام کریں گےlegalکام نہیں کریں گے تو JITکی رپورٹ نامکمل ہو گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! یہ جوJITبنی ہےwhat I presumeکہ یہ ایک fact findingہے یہ تو ایکinitial reportہے اس کے بعد وزیر قانون نے کہہ دیا ہے کہ جوڈیشل انکوائری بھی ہو جائے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کی بات کا احترام کرتا ہوں لیکن medical jurisprudenceکے مطابق جوJITبنتی ہے اس میں فرانزک لیبارٹری والوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے کہ وہ اندازہ لگا سکیں اور پھر یہ کیسا مقابلہ ہے کہ اگر وہاں سے گولی لگی تو پولیس کے ایلیٹ یا جس کا بھی وہ ڈالہ تھا، اسے ایک خراش تک نہیں آئی جبکہ باقی چار لوگ مار دیئے گئے۔

جناب سپیکر! کل شام کو اس لمحہ نے ہمیں سونے نہیں دیا جب اس چھوٹی بچی نے آ کر پوچھا کہ میرا ابابا کہاں ہے اور میری ماں کہاں ہے۔ یہ لمحے ناقابل برداشت ہوتے ہیں اور یہاں کوئی قتلوں کا مقابلہ نہیں ہو رہا کہ پانچ ہو گئے اور ادھر 14 ہوئے تھے تو باقی 9 پورے کر لیں۔ نہیں،

جناب سپیکر! ہم یہ چاہتے ہیں اور میں دوبارہ تائید کرتا ہوں جناب محمد حمزہ شہباز شریف اور سید حسن مرتضیٰ کی کہ وزیر قانون ہماری بات مان لیں۔ آپ نے کہا کہ آپ کے وزیر اعلیٰ کل ساہیوال گئے اور انہوں نے وہاں بچوں کو گلدستے پیش کئے۔ پہلے دستے بھیجتے ہیں اور بعد میں گلدستے بھیجتے ہیں۔ اس طرح سے کام نہیں چلے گا اور میری گزارش یہ ہے کہ اس پر ایک ٹھوس قسم کا جوڈیشل کمیشن بنائیں اور اس کے لئے چیف جسٹس صاحب کو لکھیں تو جوڈیشل کمیشن بن جائے گا۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں یہ عرض کروں گا کہ جو آپ کا اختیار ہے کہ ہاؤس کی بھی ایک کمیٹی اس حوالے سے بنائی جائے تا کہ حقائق تک پہنچا جا سکے۔ پیسے کسی چیز کا نعم البدل کبھی نہیں ہوتے اور ماں باپ کا تو کسی صورت نعم البدل نہیں ہوتے بلکہ ماں باپ تو زندگی میں صرف ایک ہی دفعہ ملتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری سارے معزز ایوان سے گزارش ہے ہماری بہنیں بھی بیٹھی ہیں ان کی بھی بیٹیاں ہیں، ہمارے بھی بچے ہیں اور ہم سب کو اس بات کا احساس ہے کہ یہ کوئی ضد کا معاملہ نہیں ہے اس لئے اس معاملے پر آپ جوڈیشل کمیشن بنا لیں۔ ہم نے تو کوئی مطالبہ نہیں کیا کہ فلاں استعفیٰ دے یا فلاں ایسا کرے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی جناب شہاب الدین خان اور باتوں کی طرف بات لے گئے تو میں اس حوالے سے کچھ نہیں کہنا چاہتا صرف یہ ان کی نذر کرتا ہوں کہ:

راتیں اپنے ٹوٹے ہندے ویکھے نیں
اپنے سکے کھوٹے ہندے ویکھے نیں
بڑیاں بڑیاں پھنناں والے لوکو میں
غرضاں اگے لوٹے ہندے ویکھے نیں

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ یاور کمال خان!

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے floor دیا۔ یہاں قائد حزب اختلاف اور پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ نے بڑی خوبصورتی سے کہا کہ ہم اس واقعہ پر point scoring نہیں کرنا چاہتے، ہم اس واقعہ پر سیاست نہیں کرنا چاہتے تو میری گزارش ہے اپوزیشن بنچوں سے کہ جب on the floor of the House پر وزیر قانون نے یہ کہہ دیا تھا کہ 72 گھنٹوں میں JIT کی preliminary report آجائے گی اور پھر وزیر اعلیٰ نے بھی کہا اور وہ خود وہاں پر چلے گئے اور جا کر انہوں نے باقاعدہ JIT form کر دی تو ہمیں اگر اس واقعہ پر سیاست نہیں کرنی تھی تو ہمیں کم از کم اُس رپورٹ کے آنے کا انتظار کرنا چاہئے تھا اور بڑے درد دِل کے ساتھ یہ بھی کہا گیا سانحہ بہت بڑا ہے۔ پوری قوم سکتے میں ہے اس میں کوئی شق نہیں ہے لیکن میری التجا یہ بھی ہوگی کہ ہمیں اس واقعہ پر کم از کم اس ہاؤس میں جتنے بھی معزز ممبران تشریف رکھتے ہیں ہمارے بھی ضمیر ہیں ہم نے بھی اللہ کو جان دینی ہے ہمیں اس واقعہ پر سیاست نہیں کرنی چاہئے تھی اگر ہم یہ درس دے رہے تھے کہ اُن بچوں کا کیا ہوگا اور یہاں یہ بھی کہا گیا کہ وہ سارے لوگ سکتے میں ہیں تو کیا یہ ہماری ذمہ داری نہیں بنتی جس پر اپوزیشن بنچوں کو بہت تکلیف ہوئی۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن بھی ایک واقعہ ہوا تھا، وہ بھی قوم کی بیٹیاں تھیں، وہ قوم کی بہنیں تھیں، وہاں بھی معصوم لوگ شہید کئے گئے تھے اور اُنہی محافظوں نے کئے تھے جن محافظوں کا ذکر آج یہ فرما رہے تھے اور اسی طرح جو پارلیمانی لیڈر نے کہا کہ یہ جو پولیس ہے دس سال اس پولیس کو لگام نہیں ڈالی گئی تو ہماری حکومت کو آئے ہوئے چار مہینے ہوئے ہیں اس پولیس میں اگر کوئی غنڈہ گردی کے عناصر تھے تو پچھلے دس سال کی حکومت میں اُن کو نکالا نہیں گیا اور وہ غنڈے بھرتی ہی ان کی گورنمنٹ میں کئے گئے تو میری آپ کے توسط سے گزارش ہوگی کہ ہمیں کم از کم جب وزیر قانون نے کہہ دیا تھا کہ رپورٹ آئے گی پرسوں ہم general discussion کریں گے اس پر ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ یاور کمال خان! wind up کریں۔

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! ہمیں اس رپورٹ کا انتظار کرنا چاہئے تھا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک احمد خان!۔۔۔موجود نہیں ہیں؟ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے اُن کی جگہ پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کن کی جگہ پر۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ملک احمد خان کی جگہ پر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد! آپ بات کر لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے یہ بار بار کہا جا رہا ہے کہ کل رپورٹ آنی ہے اُس کے بعد بات کی جائے۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ پورا ہاؤس اس بات پر متفق ہے کہ یہ ایک بڑا دلخراش سانحہ پیش آیا ہے کل جو رپورٹ آنی ہے وہ تو اس ایک وقوعہ کی تین، چار یا دس منٹ کی کارروائی کے حوالے سے آنی ہے اور جناب محمد بشارت راجا خود فرما چکے ہیں کہ شاید یہ پہلا واقعہ نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اتنا بڑا سانحہ ہوا ہے تو اُس کے لئے کسی رپورٹ کے آنے کے انتظار کی ضرورت نہیں ہے اُس پر آج بھی بحث ہونی چاہئے، کل بھی بحث ہونی چاہئے اور اُس کے بعد بھی بحث ہونی چاہئے کہ جب تک ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچتے تو کم از کم یہ سانحات اگر پہلے ہوئے ہیں یہ خدانخواستہ ہونے والے ہیں یا ہم خدشہ رکھتے ہیں تو اُن پر ہمیں بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بات صرف اُن تین یا چار منٹ کے واقعات پر نہیں ہونی جو اُس وقت اُس روڈ پر ہوئے اُن محرکات پر ہونی ہے، اداروں کی اہلیت پر ہونی ہے، اُن کی capacity building پر ہم نے آپس میں بات کرنی ہے کہ اس قسم کے واقعات کیوں ہوتے ہیں؟ یہ ایسا واقعہ کہ صوبے سے لے کر وفاق تک ہر فرد کو ایم پی اے، وزیر سے لے کر وزیر اعظم پاکستان کو بے خبر رکھا جاتا ہے کہ اُس سڑک پر واقعہ ہوا کیا ہے؟ چوبیس گھنٹے ٹی وی پر کبھی چھ سات سال کے بچے کو دہشتگرد بنایا جاتا ہے، کبھی بڑے فخر سے بتایا جاتا ہے کہ چار دہشتگرد مار دیئے گئے ہیں اور تین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا! میں کل آپ کی پریس کانفرنس سن رہا تھا آپ کی زبان آپ کے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی آپ کے چہرے پر وہ دلخراش واقعہ کے اثرات دیکھے جا سکتے تھے کہ جو لکھی لکھائی بات آپ پڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ آپ کے دل و دماغ

اُس بات کو نہیں مان رہے تھے کہ یہ کس قسم کی دہشتگردی ہے جس میں چھ سالہ بچی، سات سالہ بچوں کو اور تیرہ سالہ بچی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ وڈیو کلپ بنا رہی تھی اور اُس کا موبائل چھین کر اُس کو فائر مارے گئے ہیں یہ کس طرح آپ مان سکتے تھے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سارے یہ چاہتے ہیں کہ اس طرح کے واقعات کو روکا جائے اور کسی نہ کسی نتیجہ پر پہنچا جائے۔ ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ ہماری ایجنسیاں اور ادارے جو دہشتگردی کی روک تھام کے لئے کام کر رہے ہیں اُن کے کام میں ہم کہیں آکر رکاوٹ بنیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان اداروں کو ان کے اندر کام کرنے والے لوگوں کو چاہئے حکومت کسی کی بھی ہو اُن کو یہ کھلی اجازت دے دیں کہ جو اُن کی مرضی میں آئے وہ کرتے پھریں کبھی رانا ثناءاللہ خان کو استعفیٰ دینا پڑے اور کبھی جناب محمد بشارت راجا سے ڈیمانڈ ہو کہ آپ بھی استعفیٰ دیں گزارش یہ ہے کہ ہم نے اس ایوان کے اندر ایک دن نہیں کئی دن بحث کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچنا ہے کہ تمام تر میڈیا کے ہونے کے باوجود، حکومت کے ہونے کے باوجود اتنی بڑی اپوزیشن ہونے کے باوجود ہر ایک کے جاگتے جیتے اتنا بڑا واقعہ بیچ شہر میں پیش کیوں آیا ہے؟

جناب سپیکر! میری اس ایوان کے اندر بقول شاعر:۔ جناب محمد بشارت راجا!

مقتل سے آرہی ہے صدا اے امیرِ شہر
اظہار غم نہ کر ، میرا قاتل تلاش کر

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کے اجلاس کے اندر جو پرسوں واقعہ ہوا اُس کے حوالے سے دوستوں نے اپوزیشن کے ممبران نے حکومتی بنچیز کی طرف سے اُس واقعہ کے بارے میں اپنا اپنا اظہار خیال کیا۔ قائدِ حزبِ اختلاف بھی بولے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم سب کو اس واقعہ کے حوالے سے بڑا افسوس بھی ہے اور دل افسردہ بھی ہے۔ بہت بڑا واقعہ ہوا اس میں کوئی شک نہیں ہے وزیراعظم پاکستان، وزیراعلیٰ پنجاب نے اس واقعہ کا فوری نوٹس بھی لیا، وزیراعلیٰ پنجاب موقع پر بھی گئے، ہسپتال میں

بھی انہوں نے visit کیا اور لواحقین کو یقین بھی دلایا کہ ہم انشاءاللہ انصاف کے حوالے سے تمام تقاضے پورے کریں گے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں JIT بنادی گئی اس لئے بنادی گئی کہ جو اپوزیشن کے ذہن میں خدشات ہیں، متضاد بیانات ہیں، سی ٹی ڈی کی طرف سے یا دوسرے end سے تاکہ جب JIT بن گئی ہے تو اُن تمام معاملات کو JIT vet کرے اُس کو سنیں، اُس کی finding ہمارے سامنے لے کر آئے تاکہ ہم اس ہاؤس کے اندر اس پر بات بھی کر سکیں۔

جناب سپیکر! جس طرح وزیر قانون نے قائدِ حزبِ اختلاف کو دعوت دی جب رپورٹ آجاتی ہے آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں اگر آپ کی satisfaction ہوتی ہے توفَبِھا، نہیں ہوتی تو ہم مل کر اس پر اگلے دن بحث بھی کریں گے پورا ایک دن، اگلا لائحہ عمل بھی طے کریں گے۔ جس طرح انہوں نے فرمایا کہ ایک جوڈیشل کمیشن بننا چاہئے ہم اُس کے لئے بھی حاضر ہیں لیکن رپورٹ آنے کی دیر ہے رپورٹ آنے دیں ہمارا اُس میں کوئی motive نہیں ہے جس طرح آپ کو دُکھ ہے ہمیں بھی دکھ ہے ہم بھی بچوں والے ہیں اور آپ بھی بچوں والے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی point scoring نہیں ایک بہت بڑا واقعہ ہوا اور میں حکومت کی جانب سے یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اگر کہیں پر کوئی غلطی ہوئی ہے جو اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے اُس کے تدارک کے لئے ہم انشاءاللہ تعالیٰ اپوزیشن کی آواز کو اپنے ساتھ ملا کر اُس کا سدباب کریں گے۔ قائدِ حزبِ اختلاف نے فرمایا کہ ہمارے کلیجے اُس وقت ٹھنڈے ہوتے ہیں کہ جب آپ جہاں پر واقعہ ہوا ہے وہاں پر اُسی جگہ پر اُن لوگوں کو پھانسی دی جائے۔

جناب سپیکر! جی، میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔ آپ بھی میرے ساتھ اتفاق کریں کہ ہمارے کلیجے بھی اُس وقت چھلنی ہوئے تھے اسی ہاؤس کے اندر میں وہاں پر اپوزیشن کے بنچز پر بیٹھا کرتا تھا۔ 14۔ جون 2017 کو ہاؤس کا اجلاس چل رہا تھا اور صبح آذانوں کے ٹائم سے ماڈل ٹاؤن کے اندر واقعہ ہو رہا تھا وہاں پر کیمرے کی آنکھ نے دیکھا کہ 14 بندوں کو سرعام شہید کیا گیا، حاملہ عورتوں کو ان کے منہ پر گولیاں ماری گئیں اور بوڑھوں کو اپاہج کیا گیا۔ میں وہاں پر بیٹھا شور مچا رہا تھا جہاں پر یہ میرے دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے سپیکر صاحب سے بڑی request کی کہ ماڈل

ٹاؤن کا واقعہ ہو رہا ہے، یہاں پر ایک وزیر قانون بیٹھے ہوئے تھے اور یقین مانیں ان کے چہرے پر ندامت کی بجائے ہنسی تھی اور مسکراہٹ تھی۔

جناب سپیکر! میں بار بار کہہ رہا تھا کہ سپیکر صاحب مہربانی کریں اور نوٹس لیں، لوگوں کے جان و مال کا تحفظ آپ کی ذمہ داری ہے اور یہ کسی نے نہیں سنا۔

جناب سپیکر! ہاں اگر آپ چاہتے ہیں کہ ساہیوال کے ان قاتلوں کو جنہوں نے قتل کیا ہے ان کو پھانسی ہونی چاہئے تو ماڈل ٹاؤن میں بھی ایک پھانسی گھاٹ لگنا چاہئے جہاں پر چودہ شہداء کے خون کا فیصلہ ہونا چاہئے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لواحقین نے کہا کہ FIR کاٹو اور جو انہوں نے لکھ کر دیا ہم نے FIR کاٹی۔ مجھے بتایا جائے کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے اندر FIR کتنے دنوں بعد کٹی تھی اور کس کے کہنے پر کٹی تھی؟ عدالت کو آنا پڑا اور عدالت نے کہا کہ کیا اس کی فوٹیج نہیں تھی؟ میں اس واقعہ کو اس واقعے کے ساتھ نہیں جوڑنا چاہتا۔

جناب سپیکر! میں بالکل نہیں کہنا چاہتا، میں کہتا ہوں کہ آپ نے جس درد کے ساتھ بات کی ہے اس وقت آپ کا درد کدھر تھا اور کیا اس وقت آپ کا درد سو رہا تھا؟ اس وقت آپ اقتدار کے نشے میں تھے۔۔۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! اس وقت آپ اقتدار کے نشے میں ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہم نشے میں نہیں ہیں۔ ہم نے JIT اس لئے بنائی ہے، ہمارا وزیراعلیٰ فوراً گیا ہے اور آپ کی طرف سے کوئی ممبر ثابت کرے جو ہسپتال میں گیا تھا؟ کوئی ایک بندہ ثابت کرے کہ جب ماڈل ٹاؤن کا واقعہ ہوا تھا تو حکومتی بنچوں کی طرف سے کوئی ایک بندہ ہسپتال گیا ہو؟ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ساہیوال واقعہ کے اندر جس کی غلطی ثابت ہو گی اس کو عبرت کا نشان بنائیں گے اور بتائیں گے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے، آج ڈاکوؤں اور چوروں کی حکومت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انشاءاللہ اس ہاؤس کے تمام لوگوں کے ساتھ ہم حکومتی بنچز اس floor پر وعدہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے غلطی کی، JIT ثابت کرے اسے سزا ملے گی، یہ میرے دوست اس رپورٹ سے اتفاق نہیں کریں گے تو ہم جوڈیشل کمیشن میں جائیں گے، ہم ان کا پیچھا کریں گے اور

ہم ان اپنوں کو پکڑیں گے اگر انہوں نے کیا لیکن یہاں پر میں ایک بات اور کہنا چاہوں گا کہ ماڈل ٹاؤن واقعہ کیمرے کی آنکھ نے سارا کچھ ریکارڈ کیا ہوا ہے۔ اگر اس وقت آپ نے بند باندھا ہوتا تو آج کسی کو جرأت نہ ہوتی کہ وہ کسی انسانی جان سے کھیل سکتا۔

جناب سپیکر! میرا دین اور مذہب تو یہ کہتا ہے کہ اگر کسی نے ایک انسان کو قتل کیا ہے تو اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا ہے۔ یہ ادھر بیٹھ کر میں بولا کرتا تھا، اس وقت یہ سارے ادھر بیٹھ کر ہمارا مذاق اڑایا کرتے تھے اور بات سننا گوارہ نہیں کرتے تھے لیکن ہم ان کی ساری باتیں سنیں گے، ان کی تجاویز مانیں گے، ان سب کو ساتھ لے کر چلیں گے، اکٹھے ہو کر جو فیصلہ پورا ہاؤس کرے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس پر پورا stand کریں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میری گزارش پہلے تو یہ ہے کہ مقافات عمل ایک لفظ سنا تھا لیکن اس کو دنیا میں ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ پہلے یہ مقابلے بازی جو یہاں پر ویسے سیاست میں نظر آتی تھی یہ کوئی اچھی مقابلے بازی نہیں ہوئی جو ساہیوال واقعہ پر ہوئی۔ پہلے تو ماڈل ٹاؤن پر بات کر لیتے ہیں اور یہ بالکل درست کہہ رہے ہیں کہ ان کو بڑی تکلیف تھی لیکن آج جو نئی روایات کا ذکر وزیر قانون نے کیا ہے ہم نے ان روایات کا آغاز کر دیا ہے۔ ہم میں سے کسی نے اس تیل پر گھی ڈالا، ہم میں سے کسی نے جلسے جلوس منعقد کئے، ہم نے کسی procession کو lead کیا اور نہ ہی ہم نے اس پر سیاست کی چونکہ ہم لاشوں پر سیاست کو آج بھی بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آج بھی JITs چل رہی ہیں اور آج بھی وہ pending ہے اور by the way مجھے حیرت یہ ہے کہ سارے اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چودہ لاشیں، چودہ لاشیں تو یہ ذرا انسداد دہشتگردی عدالت کے اندر چیک کر لیں کہ ہمارے ماڈل ٹاؤن کے دس مرحومین کا کیس چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں on record کہہ رہی ہوں اور پراسیکیوٹر جنرل کی اطلاعات کے مطابق کہہ رہی ہوں جس کو شک ہے وہ جا کر چیک کر لے اور جس کو معلوم نہیں ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن بات یہ ہے کہ ہمارے ساتھ جو ہوا اور ہمارے ساتھ جو سیاست

ہوئی وہ لندن پلان کے تحت ہوئی اور اب تو بہت سارے گواہان مان بھی گئے ہیں کہ لندن پلان بنا۔ اس پر تقاریر ہوئیں،مار دو،اندر لے جاؤ اور مجھے 13۔جون کی وہ رات بھی یاد ہے جب دو پولیس اہلکاروں کو اندر بند کر دیا گیا اور پھر انتظامیہ نے ان کے ساتھ مذاکرات کر کے ان کو رہا کروایا لیکن جو ہوا وہ آج بھی بھگت رہے ہیں، آج بھی وہ کیس pending ہے اور اس کیس کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ کیس کا فیصلہ نہیں ہوتا، پہلے ہم نے FIR نہیں کرانی، پھر ہم پرائیویٹ complaint کریں گے، آپ نے تو ساری وفاقی اور صوبائی کابینہ پر by name FIR درج کرائی تھی جس کو higher judiciary نے ختم کر دیا۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے اور ان کا problem یہ ہے کہ اگر اس کیس پر ان سے بات کروں، ان کو ابھی تک یقین نہیں آیا کہ یہ حکومت میں ہیں، آج آپ کو جواب دینا ہے اور آج آپ کو بات کرنی ہے۔ بہت سارے facts ہیں جس پر میں ابھی بات کرنا نہیں چاہتی، as a criminal lawyer میں نے بہت ساری چیزیں اس کیس کے حوالے سے observe کی ہیں۔ میری JIT پر reservation ہے اور میں نے ایک قرارداد بھی جوڈیشل کمیشن کے حوالے سے سیکرٹریٹ میں جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر! میرا صرف سوال یہ ہے کہ JIT کے اندر وہ تمام ادارے موجود ہیں جن تمام اداروں نے مل کر یہ آپریشن کیا۔ آپ نے جو statement دی، جو FIR بھی کٹی، آپ نے تو کہہ دیا تھا، وزراء کرام، فواد چودھری صاحب ترجمان آئے اور انہوں نے آکر کہا کہ دہشتگرد تھے مار دیئے۔ ایک ہمارے یہاں کے ترجمان ہیں وہ صاحب اُٹھے انہوں نے کہا کہ ہاں تو ٹھیک ہے ناں دہشتگردوں کے بچے نہیں ہوتے، دہشتگرد بچوں کے ساتھ جا رہا تھا اور ہم نے مار دیئے۔ اگر وہ فوٹیج نہ آتیں، اگر وہ videos سامنے نہ آتیں تو تصویر کا یہ اصلی رخ کسی کے سامنے نہ آتا۔

جناب سپیکر! مجھے سب سے زیادہ افسوس اس بات پر ہے کہ ابھی جس کا میاں محمود الرشید ذکر بھی کر رہے تھے جو یہاں پر پچھلے پانچ سال اپوزیشن لیڈر رہے ہیں۔ وہ کل ایک ٹی وی پروگرام میں میرے ساتھ موجود تھے اور جب ان کے ساتھ ذکر کیا کہ یہ footages ہیں آپ کچھ اس کو دیکھ لیں تو انہوں نے بغیر پتا کئے، بغیر تحقیق کئے اور بغیر یہ دیکھے sweeping

statement دی کہ یہ footages جعلی ہیں اور کہا کہ میں کہہ رہا ہوں کہ footages جعلی ہیں اور بہت سارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو footages بناتے ہیں۔

جناب سپیکر! جب آپ نے فیصلہ کر لیا ہے اور جب آپ نے conclusions draw کر لئے ہیں تو پھر مجھے بتایئے کہ یہ JIT کا تماشا کس کے لئے ہے اور پھر یہ JIT کس کو دکھانے کے لئے بنائی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر! مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ 13 تاریخ سے ذیشان کو under observation رکھے ہوئے تھے، collateral damage چار گنا نہیں ہوتا؟ ایک ذیشان کے لئے چار بندے مرے ہیں، collateral damage چار گنا نہیں ہوتا، اس کو collateral damage کہہ کر فارغ نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر! آپ نے یہ جو story بنائی کہ وہ 13 تاریخ سے under observation تھا تو وہ بہت سارے SOPs مجھے بھی معلوم ہیں جو CTD کے ہوتے ہیں، جب وہ نکلتے ہیں ان کے ساتھ کتنے لوگ ہوتے ہیں اور انہوں نے کہاں جانا ہوتا ہے یہ سب CTD کے اندر ریکارڈ ہوتا ہے۔ پھر ہم نے وہ footages بھی دیکھی ہیں، اگر آپ میں سے کسی نے نہیں دیکھی، جس میں سامان نکالا جا رہا ہے وہ 13 سال کی بچی کی لاش کو مردوں نے جیسے اٹھا کر اس وین کے اندر پھینکا وہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ پھر اس کھڑی ہوئی گاڑی پر جہاں زخمی تھے ان زخمیوں پر کھڑے ہو کر فائرنگ کی گئی ہے۔ یہ وہاں پولیس مقابلہ ہوا؟ آپ نے جتنے بیان بدلے اس نے سارے کیس کے facts پر خود تضاد پیدا کیا ہے۔ جیسے میں نے کہا کہ facts بہت سارے ہیں، ان پر بات کی جا سکتی ہیں اور بہت سارے طریق کار سے ان کو intercept کیا جا سکتا تھا اور by the way ان کو intercept کیا جا چکا تھا۔

جناب سپیکر! ہم نے جو footages دیکھی ہیں جس میں اس گاڑی کو ٹکر مار کر اس گاڑی کو سائیڈ پر کیا گیا تو وہ intercept ہو چکے تھے۔ مجھے سمجھ میں نہیں آ رہی کہ ذیشان نے seat belt باندھے ہوئے فائرنگ کر دی اور اس کی لاش سب کو seat belt باندھے ہوئی ملی ہے۔ کوئی گواہ نہیں ہے جس نے یہ دیکھا ہو کہ کسی نے فائرنگ کی پھر آپ نے ان کو تو مار دیا لیکن جو موٹر سائیکل پر آئے تھے وہ آپ نے کیوں نہیں پکڑے؟ اگر ان کی story پر میں believe کروں تو وہ جو دو

بندے موٹر سائیکل پر آئے تھے ان کو پکڑتے ناں؟ ان کو پکڑنے کے لئے آپ نے کچھ نہیں کیا اور آپ ان چاروں کو مارنے پر لگ گئے۔ اس story کے اندر بہت سارے جھول ہیں آج جو JIT کی ٹیم وہاں پہنچی ہے اس نے عینی شاہدین کو پولیس لائن میں بلایا ہے اور عینی شاہدین نے پولیس لائن کے اندر جانے سے انکار کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میرا سوال یہ ہے کہ عینی شاہدین جو وہاں پر موجود تھے، جنہوں نے footages بھی بنائی ہیں اور تصویریں بھی لیتے رہے ہیں۔ اگر وہ JIT میں پیش نہیں ہوئے تو پھر JIT کی رپورٹ کیسے مکمل ہو گی؟

جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جیسے جناب طاہر خلیل سندھو نے forensic کی بات کی تو forensic کی کوئی ٹیم وہاں نہیں پہنچی اور فرانزک کی گولیاں وہاں نہیں پہنچیں۔

جناب سپیکر! تیسری اور سب سے بڑی اہم بات یہ ہے کہ یہ standard SOP ہے کہ جب کوئی ایسا مقابلہ ہوتا ہے تو جو چیز recover کی جاتی ہے اسے سامنے رکھ کر اس کی فوٹیج بنتی ہے، اس کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں جو ریکارڈ میں رکھی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ ہم JIT کی رپورٹ کے اندر خودکش جیکٹ، بندوقوں اور ان گولیوں کی تصویریں دیکھنا چاہیں گے جو وہاں spot پر بنائی گئیں۔ جو ان کا سامان نکالا گیا جو بیگ نکالے گئے لیکن وہاں سے کوئی سامان recover نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! اگر حکومت کہہ رہی ہے اور میں بھی یہ بات repeat کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے کل پہلی دفعہ جناب محمد بشارت راجا کے چہرے کے تاثرات ان کی زبان کا ساتھ دیتے نظر نہیں آئے۔ ہم نے تو لاشوں پر سیاست بھگتی ہے اور اب تک بھگت رہے ہیں لیکن ہم وہ روایت نہیں ڈال رہے، ہم جلسے جلوس پر proceed نہیں کر رہے لیکن میری گزارش ہے کہ اگر کوئی problem نہیں ہے تو مجھے یہ سمجھا دیجئے کہ تمام ایجنسیز جنہوں نے مل کر یہ آپریشن کیا وہی گواہ ہیں، وہی منصف ہیں اور وہی رپورٹ تیار کریں گے تو میں اس رپورٹ کو کیسے مان لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ جوڈیشل کمیشن appoint کئے بغیر اور اس کمیشن کی رپورٹ سامنے آئے بغیر حکومت پنجاب کو satisfy ہونا چاہئے، یہ ہاؤس satisfy ہوگا اور نہ ہی پنجاب کی عوام کو satisfy کیا جا سکتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نذیر احمد چوہان!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! مجھے موقع دیا جائے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ان کا نام بہت پہلے سے آیا ہوا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب نذیر احمد چوہان میرے بعد بات کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نذیر احمد چوہان! چودھری ظہیر الدین کے بعد آپ بات کریں گے۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ جو دو دن پہلے کا سانحہ ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے تو زبان بھی ساتھ نہیں دیتی اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جیسے قائد حزب اختلاف، رانا محمد اقبال خان اور ملک ندیم کامران فرما چکے ہیں کہ جتنا دکھ ہمیں ہے اتنا ہی دکھ انہیں ہے۔ آج جو ہماری پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ ہوئی اس میں بھی یہی ذکر ہوا اور اس اندوہناک واقعہ پر افسوس اور دکھ کا اظہار کر کے انصاف مہیا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آج قائد حزب اختلاف نے سب سے اچھی بات کہی کہ ہم اس پر سیاست نہیں کرنا چاہتے اور کوئی تقابل بھی نہیں کرنا چاہتے۔ جب کسی بچے کا باپ اور ماں کا سایہ ایک وقت میں اس کے سر سے اٹھ جاتا ہے تو جو قیامت اس کے مرنے تک اس پر گزرتی رہتی ہے اس کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا۔ اس اندوہناک واقعہ کی مکمل چھان بین کے بعد ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے جو قائد حزب اختلاف کی demand ہے کہ جہاں یہ واقعہ ہوا ہے ان ملزموں کو بھی اسی جگہ پر پھانسی پر لٹکایا جائے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر چند ایک اور گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے معزز ممبر جناب نصیر احمد نے کہا کہ آج بات ہوئی ہے پرسوں بھی بات ہو اور بعد میں بھی بات ہو اور پھر بات ہو۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بھی کچھ تقابل کئے ہیں چونکہ انہوں نے تقابل کر دیئے ہیں اس لئے مجبوراً مجھے بھی کرنا پڑیں گے۔

جناب سپیکر! میں جناب نصیر احمد کی بات پر یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو سانحات ہوتے ہیں ان کی گونج نسل در نسل چلتی ہے آج بھی ہمارے کانوں میں وہ چیخیں گونج رہی ہیں جو بچی لاش پر بیٹھی کہہ رہی تھی کہ میری ماں کو کیوں مارا اور وہ سوشل میڈیا بتا رہا تھا۔ چونکہ محترمہ تقابل فرما رہی تھیں اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ آج بھی وہ حاملہ عورت جو دنیا میں آنے والے ایک فرشتے کو مشکل سے اٹھائے ہوئے تھی وہ بھاگ سکتی تھی اور نہ ہی کسی پر حملہ کر سکتی تھی اس کے سینے پر گولی ماری گئی اور اس کی آخری چیخ بھی لوگوں نے سنی اور وہ ریکارڈ ہوئی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ گونج اس وقت زیادہ تسلسل پکڑ جاتی ہے جب اس پر انصاف نہیں ہوتا۔ ہم اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ اگر آپ نے تقابل ہی کرنا ہے تو جو دو دن پہلے واقعہ ہوا کوئی بھی ذمہ دار کسی بھی محکمے کا بندہ ملک چھوڑ کر نہیں جا سکے گا جبکہ یہاں تو پرنسپل سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ کو trade attache بنا کر باہر بھیج دیا گیا اور وہ آج تک نہیں آیا، رانا جبار ڈی آئی جی کو باہر بھیج دیا گیا وہ آج تک نہیں آیا لیکن میں آج آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان بچوں کو یتیم کرنے کے جو ذمہ داران ہیں اور ان ذمہ داروں کو دیکھنے والے ہیں ان میں سے کوئی بھی اس ملک کو چھوڑ کر نہیں جا سکے گا بلکہ وہ اسی ملک میں رہیں گے چاہے وہ اس پر تڑپیں کہ میرا نام ECL میں آ گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم تقابل کیوں کرتے ہیں؟ ہم اس بات پر کیوں نہیں کہتے کہ ظلم بند کرنے، ظلم ختم کرنے کے لئے ہم اکٹھے ہو جائیں۔ آج جناب وزیر قانون نے اکٹھے ہونے کی یہاں دعوت دی ہے کہ آیئے قائد حزب اختلاف ہمارے وزیر اعلیٰ کے ساتھ بیٹھیں ہماری JIT رپورٹ کا مطالعہ کریں اسے thrash out کریں اگر اسے reject کرتے ہیں اس میں کوئی نقص نکالتے ہیں تو تجویز دیں۔

جناب سپیکر!ہم قائد حزب اختلاف کی تجویز کی تائید کریں گے، قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف ایک تاریخ رقم کریں کہ انہوں نے انصاف کے حصول کے لئے مل کر قدم آگے بڑھایا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جوڈیشل کمیشن بنانا ہے تو ہمیں قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں تقابل کے حوالے سے عرض کروں گا کہ جس دن ماڈل ٹاؤن کا سانحہ ہوا تو وزیراعلیٰ کے گھر سے صرف دو فرلانگ کے فاصلے پر پانچ چھ گھنٹے گولیاں چلتی رہیں جو سارا live چلتا رہا۔ کیا اس دن یا دو چار دن کے بعد کسی ہسپتال میں وزیراعلیٰ گئے، کیا کسی ہسپتال میں ان کا کوئی وزیر گیا؟ لیکن ہمارے وزیراعلیٰ اس سانحہ کے چند گھنٹوں بعد ہسپتال پہنچے اور انہوں نے JIT بنائی۔

جناب سپیکر!میں اپنے وزیر اعلیٰ کی زبان پر اعتماد کرتا ہوں وہ جو کہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ میں انصاف مہیا کرنے کے لئے کسی حد تک بھی جاؤں گا تو انشاءاللہ وہ کسی حد تک بھی جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں جناب نصیر احمد کی بات پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سانحہ پر اس وقت تک بات ہونی چاہئے جب تک انصاف نہ ملے۔ پھر یقیناً سبزہ زار کے مقتولین پر بھی بات ہونی چاہئے کیونکہ آج تک انہیں انصاف نہیں ملا اس لئے جب کوئی بھی بات کرے تو سبزہ زار کے مقتولین پر بھی بات کی جائے۔ عابد باکسر کو جو ٹاسک دے کر سپاری دے کر لوگ مروائے گئے ان پر بھی بات کی جانی چاہئے جب تک انصاف نہیں ملتا اس وقت تک ان پر بات کی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر!میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ ہم انصاف دلانے کے لئے آپ کے ساتھ ساتھ چلیں گے، آپ آگے ہوں گے تو انصاف کی حد تک ہم آپ کے پیچھے ہوں گے۔ میں آپ کو یہی یقین دلاتا ہوں کہ یہ وزیراعلیٰ اور یہ وزیر قانون آپ کو کبھی بھی مایوس نہیں کریں گے۔ اپوزیشن پہلے دن چیختی رہی کہ ماڈل ٹاؤن میں لاشیں گر رہی ہیں اسمبلی میں بات کرنے دیں لیکن بات نہیں کرنے دی گئی تھی لیکن آج پہلے دن ہی آپ نے فرمایا تو جناب سپیکر نے اجازت دے دی اور وزیر قانون نے concede کیا۔ یہی فرق ہے اور یہ بھی کہہ دیا کہ ہم پرسوں بھی اس پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر! میں جناب سعید احمد خان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے توجہ دلائی کہ یہ روّیہ نہیں ہونا چاہیئے کہ آج ہم نے تقریر نہیں کرنی۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سانحہ میں ہم بھی اتنے ہی کرب میں مبتلا ہیں جتنے آپ مبتلا ہیں لیکن تقابل میں نہ جایئے گا چونکہ فیض کہتا ہے کہ:

آتش پہ جاں ہے ہر کوئی سرکار دیکھنا
لو دے اٹھے نہ طرہ طرار دیکھنا

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان بات کر لیں اس کے بعد جناب سعید اکبر احمد خان آپ بات کر لینا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میرے شہر کا واقعہ ہے اس لئے مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کو بھی موقع دیا جائے گا۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ It is very gracious of you میں آپ کا شکر گزار ہوں agreed upon تو یہ ہوا تھا کہ پانچ پانچ لوگ بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کافی sensitive معاملہ ہے اس لئے میں نے معزز ممبران کو بات کرنے کی اجازت دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے اس معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کیا ہے. I am grateful to you میں یہ submit کرنا چاہتا ہوں کہ شاید اس ہاؤس میں اس واقعہ کا ماڈل ٹاؤن incident کے ساتھ ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن incident پاکستان مسلم لیگ (ن) کی governance پر ایک داغ ہے۔

جناب سپیکر! اس واقعہ میں بڑا نقصان ہوا، بڑی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور ہمیں اس پر دُکھ ہے۔ اس واقعے کا ہو جانا ہمیں دلیل سے عاری کرتا تھا اور کرتا ہے۔ اس واقعے کے دو پہلو تھے۔

جناب سپیکر! میں ضمناً زیادہ سے زیادہ آپ کی ایک منٹ سمع خراشی کروں گا۔اس واقعے کا ایک پہلو تو یہ تھا وہ کیسے ہوا، دوسرا پہلو یہ تھا کہ اس کی تفتیش کیسے ہوئی اور وہ مقدمہ کیسے آگے چلا؟ یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں کچھ protestors احتجاج کرنا چاہتے تھے اور ان کا دعویٰ یہ تھا کہ ہم peaceful protestors ہیں۔حکومت نے کچھ barriers کو remove کرنے کے بہانے وہاں پر ایک ایکشن کیا۔پولیس اور protesters کے درمیان ایک stand off ہوا اور اس کے نتیجے میں وہاں پر 14 لوگوں کی قیمتیں جانیں ضائع ہوگئیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد on oath بغیر کوئی لگی لپٹی رکھے پہلی FIR ان حالات میں درج کی گئی جب complainant FIR درج کروانے کے لئے تیار نہ تھا۔جب اس طرح کی صورتحال پیدا ہو جائے تو پھر پولیس کی مدعیت میں FIR درج ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری FIR کے لئے بذریعہ private complaint علامہ ڈاکٹر طاہر القادری کے بیٹے A-22 کے تحت اپنی درخواست لے کر گئے اور جو ان کا مؤقف تھا اسے من وعن درج کر دیا گیا تھا۔پہلی JIT کا انہوں نے بائیکاٹ کیا on the pretexts کہ one man tribunal will inquire جو حکومت نے تشکیل دیا ہے اور پھر اس کا بائیکاٹ کیا گیا جو کہ on record ہے۔

جناب سپیکر! دوسری JIT پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا کہ اس کے اندر وہ پولیس آفیسرز شامل ہیں جو کہ حکومت کی whims کے اُوپر کنٹرول ہوں گے لہٰذا ہم اس JIT میں شامل نہیں ہوتے۔نتیجتاً ایک private complaint کو prefer کیا گیا۔As we all know کیونکہ ہم سب یہاں پر law making کا کام بھی کرتے ہیں کہ جب private complaint آجاتی ہے تو state کا case suppress ہو جاتا ہے اور private complaint کو preference دی جاتی ہے۔اس private complaint پر 92 تاریخوں میں a single set of evidence بھی produce نہیں ہو سکا۔اس private complaint میں یہ الزام تھا کہ یہ سازش کہاں بیٹھ کر تیار کی گئی تھی؟ آج تک وہ documents unattested ہیں جن کے اُوپر یہ درج ہے کہ وہ جو پہلا fire victim of injury کے سر پر لگا وہ vertical fire تھا اور وہ چھت سے مارا گیا تھا۔ اس شور شرابے میں اور political narrative کے اندر آج تک facts نہیں مل سکے۔

جناب سپیکر!اس سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے سپریم کورٹ کے حکم پر آپ نے ایک نئی JIT بنائی ہے۔ آج مسلم لیگ (ن) کی صوبہ پنجاب میں حکومت نہیں ہے اور سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے۔ .So, go ahead and do the best آپ ایمانداری سے investigate کریں اور اگر کسی کے ہاتھ پر ان معصوموں کا قتل تلاش ہوتا ہے تو اسے قرار واقع سزا دیں۔

جناب سپیکر!میرا مسئلہ یہ نہیں بلکہ میرا مسئلہ یہ ہے کہ اس واقعہ کی مماثلت تلاش نہ کی جائے۔ کبھی دو فوجداری کے مقدمے یعنی دو قتل ایک set of evidence پر نہیں ہو سکتے، ان پر بات کرتے ہوئے پچھلے کی دلیل نہیں دی جا سکتی، یا تو ہو بہو وہ واقعہ ہو یا وہاں پر بھی پولیس دہشتگردوں کی تلاش میں گئی ہو یا دہشتگردوں کو تلاش کرتے ہوئے گولی ماری گئی ہو تو پھر اس کی مماثلت تلاش کریں لیکن اگر ایک stand off ہوا ہو، protesters کے جتھے موجود ہوں، پولیس کے اُوپر پتھراؤ ہو رہا ہو اور پولیس کے اندر یہ بات پھیل چکی ہو کہ دو پولیس آفیسرز گولی لگنے سے مر گئے ہیں تو پھر ایسی صورتحال میں پولیس کیا کرتی؟ اُس وقت کے قائد حزب اختلاف مجھے سیڑھیوں پر ملے اور انہوں نے بتایا کہ دو لوگوں کو گولیاں لگی ہیں۔

جناب سپیکر!ہم نے وزیر قانون سے کہا کہ ماڈل ٹاؤن میں قیامت برپا ہے اس لئے اجلاس روک دیں اور وہاں پر جا کر حالات کو مزید بگڑنے سے بچائیں۔ اُس وقت حالات یہ تھے کہ ایک طرف دو یا اڑھائی ہزار protesters تھے، دوسری طرف سے پولیس اور منہاج القرآن کی چھت پر مسلح لوگ موجود تھے۔

جناب سپیکر!میں نے اس واقعہ پر سیاست ہوتے دیکھی ہے۔ وہ سیاست کس نے کی اور کس نے استعفے مانگے؟ آج مسلم لیگ (ن) بحیثیت اپوزیشن استعفے نہیں مانگے گی۔

جناب سپیکر!میرا فکر اور میری پریشانی یہ ہے کہ وہ پولیس جس نے میری جان اور مال کو تحفظ دینا ہے اسی کے ہاتھوں مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں disproportionate use of power ہوا، وہ سب غلط تھا اور اسی وجہ سے اس وقت کے وزیر قانون سے فوری طور پر استعفیٰ لے لیا گیا۔ ہم آج وزیر قانون کے استعفے کا مطالبہ نہیں کریں گے کیونکہ ہم ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ .We have to work with him and trust in him ہمیں ان کی صلاحیت پر بھی اعتماد ہے۔

جناب سپیکر! ہم جانتے ہیں کہ وہ ایک اچھے وزیر قانون ہیں لیکن خُدا کے لئے مجھے بتائیں کہ کیاextra judicial killingکا کوئیlegal consequenceیا جواز ہو سکتا ہے اور کیا یہ ریاست یا قانون کسی دہشتگرد کے لئےextra judicial killingکی اجازت دیتا ہے؟

جناب سپیکر! کوئی قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔اگر وہ دہشتگرد تھا تو پھر بھی یہ disproportionate use of force تھی۔یہاں پر آپ مماثلت تلاش کر سکتے ہیں کہ پولیس نے ماڈل ٹاؤن میں بھیdisproportionate use of forceکیا تھا۔ہم کسی کوscapegoat نہیں بنانا چاہتے لیکن ہم اس کے ذمہ داروں کا تعین کرنا چاہتے ہیں۔قائد حزب اختلاف کی well consulted statement تھی کہ ہم اس واقعہ پر سیاست نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! میرے پاس کہنے کے لئے بے شمار باتیں ہیں۔میں آپ کے سامنے یہ تصویر بھی رکھ سکتا ہوں کہ جب کسی کے گھر سے جنازے اُٹھ رہے ہوں تو حکومت کیسےreactکرتی ہے؟اگر میرا وزیر اعلیٰ اُس وقت نہیں گیا تھا تو لاشوں پر پُھول دینے کے لئے آپ کا وزیر اعلیٰ کیوں پہنچا ہے اور یہ کہاں کی عقل مندی ہے؟

Mr Speaker! It is not about you and me. It is about children of my country. It is about people of Punjab and Pakistan.

جناب سپیکر! اگر پولیس میںreformsکی ضرورت ہے تو آپ کریں۔یہ درست ہے کہ ہم نےCTD قائم کیا تھا اور اسCTDنے چیئرنگ کر اس سانحہ کی انوسٹی گیشن چوبیس گھنٹے کے اندر مکمل کر کے ان دہشتگردوں کو پکڑا تھا۔

جناب سپیکر! میں کوئیbrush awayنہیں کر رہا لیکن reaction of the government بہت اہمیت رکھتا ہے۔وفاقی حکومت کے وزیر اطلاعات کو کس نے اجازت دی کہ انہوں نے ایکconclusive statementدے دی ہے کہ وہ دہشتگردhuman shield بنا کر جا رہے تھے۔اس کے بعد صدر پاکستان نے ٹویٹ کیا اور انہوں نے اپنے ٹویٹ میں کہا کہ یہ ایک سفاکانہ قتل ہے اور جنہوں نے یہ کیا ہے ان کو پھانسی کی سزا دی جائے گی۔When the President speaks he means business.تو پھرJIT کیسی؟

جناب سپیکر! ہمیں اس واقعے اور سانحے پر بہت افسوس ہے لیکن ہم حکومت کے ذمہ داروں سے یہ ضرور کہیں گے کہ ایسے واقعات کی اتنی جلدی ownership لینا ہمیشہ گھاٹے کی بات ہوتی ہے۔Who can tell that کہ وہ دہشتگرد تھے؟ اگر وہ دہشتگرد بھی تھے تو who allowed them to kill اور کیا اس ملک کے اندر سکہ رائج الوقت قانون یہ ہو جائے گا کہ گولی مار دو؟ اگر سبزہ زار case غلط تھا تو یہ بھی غلط ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! واہ واہ کیا بات ہے۔ میں آپ کی باتوں کا جواب دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: چودھرح ظہیر الدین! آپ نے تقریر فرمائی اور ہم نے آپ کو interrupt نہیں کیا۔ آپ جواب ضرور دیں لیکن مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ مہربانی کر کے اپنی بات جاری رکھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر چودھری ظہیر الدین مجھے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ extra judicial killing پچھلے دور حکومت میں ہوئی تو کیا یہ justify کرنا چاہتے ہیں کہ آج بھی ہو گی؟ آج ان کی حکومت ہے۔They can charge me for that. They are charging me for that. یہ تو ہو رہا ہے۔ سپریم کورٹ کے حکم سے ایک JIT بن چکی ہے جو کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کو دیکھ رہی ہے۔

جناب سپیکر! جس سبزہ زار کیس کی یہ بات کر رہے ہیں، شاید اس بارے میں حقائق سے لاعلم ہیں کیونکہ جس عابد باکسر کا یہ ذکر کرتے ہیں وہ تو میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں یہاں سے بھاگ گیا تھا اور جتنی دیر ان کی حکومت رہی یہ واپس نہیں آیا۔ اس کی تمام statements ریکارڈ پر موجود ہیں۔ وہ آج بھی پولیس فائلز کے اندر موجود ہیں کہ وہ کس وجہ سے کیا گیا اور بُچہ گارڈن کی کیا وجوہات تھیں۔Everybody knows it. اُس وقت کے وزیراعلیٰ کے اُوپر ذمہ داری عائد کرنا اور point scoring کرتے رہنا غلط ہے۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا نے بڑی grace کا مظاہرہ کیا لیکن اس ساری debate کا رُخ میاں محمد اسلم اقبال نے موڑا ہے۔

جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین! ہمارے بڑے بھائی ہیں اور ہمیں ان کا بڑا احترام ہے۔ قائد حزب اختلاف نے جو grace show کی that was in the interest of the public. آپ کمیٹی بنائیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ حزب اختلاف آپ کو اس میں assist کرے تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں یہ آپ کا بہتر فیصلہ ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ House Committee, constitute کر دیں جو اس واقعہ کی progress report کو daily basis پر monitor کرلے۔ اس پر قائد حزب اختلاف کی بھی input آتی رہے گی، قائد ایوان کی بھی اس پر input آتی رہے گی اور for goodness sake پولیس کے ہاتھوں اس قتل عام کو بند کرنے کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور کوئی رستہ نکالیں کہ آئندہ اس طرح کا واقعہ پیش نہ ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان نے اپنی تقریر میں چند ایک حقائق کو مسخ کیا ہے۔ ہم ملک محمد احمد خان کی تقاریر پر اکثر خاموش رہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہمارے پاس جواب نہیں ہے۔ ملک محمد احمد خان نے اپنی تقریر میں یہ کہا ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں protesters تھے تو بات یہ ہے کہ ہاؤس میں کبھی کبھی تو سچ بولنا چاہئے۔ وہ حاملہ خاتون protester تھی؟ رات کو 2:00 بجے ایک محلے کے اندر وہ لوگ کس کے خلاف protest کر رہے تھے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! پہلے میں ملک محمد احمد خان کی بات کا جواب دوں گا پھر یہ میری بات کا جواب دیں۔ ان کو میری بات سُننی پڑے گی۔ انہوں نے عدالت لگائی ہے تو میں وکیل کے طور پر اس میں پیش ہو رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے ان کی پوری بات سُنی ہے ان کو بھی میری بات سُننی پڑے گی۔ یہ تقابل ہم نے شروع نہیں کیا بلکہ یہ تقابل محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے شروع کیا تھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ حزب اختلاف والے کہتے ہیں کہ ماڈل ٹاؤن واقعہ کی بات نہ کی جائے۔ معزز ممبران حزب اختلاف نے بات کی ہے کہ سانحہ ساہیوال کے ذمہ داران کو اُسی جگہ پر پھانسی دی جائے میں یہاں پر on the floor of the House یہ بات کہتا ہوں کہ

میں پرسوں یہاں پر ایک قرارداد لے کر آتا ہوں یہ اُس قرارداد کا حصہ بنیں کہ ماڈل ٹاؤن کے قاتلوں کو بھی وہیں پر پھانسی دی جائے گی آپ اُس قرارداد کو متفقہ طور پر پاس کریں۔ یہ کیا تماشا ہے؟ انسانی قتل ایک خون ہوتا ہے اور ماڈل ٹاؤن واقعہ کو یہ justify کرتے ہیں یہ کس لحاظ سے ماڈل ٹاؤن واقعہ کو justify کرتے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین کا مجھے بہت احترام ہے اور یہ جس طرح بات کر رہے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ to the best of my knowledge and best of my information and verified information میں اس ہاؤس کے floor پر جھوٹ بولنے کا کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! میں نے جہاں تک یہ کہا کہ ماڈل ٹاؤن میں protesters تھے تو آپ جسٹس باقر نجفی کی رپورٹ کی proceedings نکلوا لیں، ہائی کورٹ کے اندر جو کیس چلا آپ اُس کی proceedings نکلوا لیں اور اُس سے پہلے یہ call دی جا چکی تھی کہ پاکستان عوامی تحریک کے دفتر سے protesters نکلیں گے اور long march کریں گے اس بات کا سب کو پتا ہے۔ چودھری ظہیر الدین! ابھی تو ہمیں تکلفِ احترام بزرگی ہے، نہیں تو:

اتنی نہ بڑھا پاکیِ داماں کی حکایت
کہ کچھ نہ کچھ بولتے جائیں

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی اس debate کو de-track کیا گیا۔ مسئلہ تو انسانی جانوں کے زیاں کا ہے آج نعشیں ساہیوال کے ٹول پلازا پر گری ہیں اور میاں محمد اسلم اقبال نے اس debate کو de-track کیا اور چودھری ظہیر الدین کہتے ہیں کہ اس debate کو محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے de-track کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! مقصد یہ ہے کہ واقعہ ماڈل ٹاؤن ہو یا سانحہء ساہیوال ہو. This should not happen again. We should be committed on that. جی، جناب نذیر احمد چوہان! (قطع کلامیاں)

جناب نذیر احمد چوہان:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاخاتم النبیین۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے حکومت کی طرف سے حزب اختلاف کو اپنا point of view دینے کی اجازت دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اس ایوان میں جتنے بھی میرے معزز ممبران بیٹھے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ میرے سر کے تاج ہیں اور میرے لئے وہ سب بہت معزز ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے جس طرح یہاں پر بات کی کہ آج point scoring نہیں ہے آج انسانیت کی، آج اُن بچوں کی، آج اُس ماں کی اور آج اُن لوگوں کی بات کرنی ہے جن کو انصاف دلانا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت خوش آئند بات ہے کہ آج پورا ایوان اس بات پر متفق ہے کہ سانحہ ساہیوال پر پوری قوم کے دل اس وقت خون کے آنسو رو رہے ہیں اور ہم اُنہی کے بھیجے ہوئے نمائندے اس ایوان میں اپنے اپنے تئیں اپنی آواز کو بلند کر رہے ہیں۔ یہاں پر کسی بھی حوالے سے point scoring کا میرا ارادہ ہے، نہ سوچ ہے کیونکہ میرا ایمان ہے کہ میرے آقا کریمؐ کے صدقے اگر آپ سچ اور حق کی بات کریں تو دشمن ویزید کے سامنے بھی مسلمان ہی کھڑے ہو کر بات کرتے تھے کہ آپ غلط بات کرتے ہیں اور وہ ٹھیک بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنے بھائیوں کو تھوڑا یاد کرانا اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ تھوڑا سا ٹائم گزرنے دیں کیونکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس واقعہ پر جو JIT بنائی ہے اُس کی رپورٹ آنے دیں۔

جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی ملک محمد احمد خان فرمارہے تھے کہ سانحہءماڈل ٹاؤن کے حقائق کچھ اور تھے تو میں اپنے بھائی کی یادداشت کے لئے اور سمع خراشی پر معذرت چاہتے ہوئے کہتا ہوں کہ یہ ماڈل ٹاؤن کا واقعہ میرے حلقے میں ہوا تھا۔ ماڈل ٹاؤن سے میں ایم پی اے کا الیکشن لڑ کر آیا ہوں وہاں پر میری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں protest کرنا چاہتی تھیں تو ابھی یہ بتا رہے ہیں کہ انہیں گولیاں ماردیں۔

جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ protest کے نام پر کبھی گولیاں چلائی جاتی ہیں؟ چلیں، ہم مانتے ہیں کہ point scoring نہیں ہے تو ہم آج مل کر اپنی اُن ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کا نام بھی یہاں پر لیں، ہم اُن کو بھی اُن کا حق دلوائیں۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے یہاں پر بات کی تو یہ CTD پچھلی حکومت نے بنائی تھی یہ ہماری حکومت نے نہیں بنائی۔

جناب سپیکر! آج ہمیں جتنے بھی ادارے ملے ہیں ابھی ہم اُن کی اصلاح کر رہے ہیں۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے جو کہہ رہی ہے کہ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو اور ہم مل کر مجرم کو اُس کی سزا دلوائیں۔

جناب سپیکر! میری آخری گزارش ہے کہ ابھی میرے بھائی ملک محمد احمد خان نے جسٹس باقر نجفی کی رپورٹ کی بات کی تو اُس رپورٹ کو public کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، میاں عرفان عقیل دولتانہ!

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا حلقہ پی پی۔231 ہے ان مظلوم لوگوں کا تعلق چونکہ میرے حلقے سے ہے لہٰذا میں تھوڑا سا زیادہ ٹائم لوں گا۔ میں اسمبلی بھی اسی لئے لیٹ پہنچا ہوں کہ چک نمبر 293 کے لمبر دار بھی وہاں فاتحہ خوانی کے لئے آئے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون اور چودھری ظہیر الدین میرے لئے قابل احترام ہیں، دیکھیں یہ example یا comparison نہیں ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں کیا ہوا یا ساہیوال میں کیا ہوا۔ یہ بڑا تکلیف دہ واقعہ ہے۔ ان کے بھائی ڈولفن پولیس میں تھے۔ میرے پاس خورشید صاحب وہاں کے لمبر دار بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں سارا گاؤں آیا ہوا تھا وہ اس بات کے گواہ تھے کہ وہ بندہ دہشتگرد نہیں تھا۔ ان لوگوں کو جس طرح قتل کیا گیا ہے تو میرے پاس ویڈیوز موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال سے یہ بہت افسوسناک بات ہے کہ ان کے ڈرائیور کو مارا گیا، ان کو مارا گیا، ان کی بیوی کو مارا گیا، ان کی بچی کے ہاتھ پر فائر لگا ہے، ان کے بیٹے کی hip پر فائر لگا ہے۔

جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ آپ investigate کرائیں۔ میرے پاس جو reports ہیں چک 293 کے بشیر صاحب ان کے والد وہاں دو دفعہ کونسلر رہے ہیں۔ وہ وہاں کی respectable شخصیت ہیں۔ وہ اپنے مالی حالات کی وجہ سے یہاں لاہور میں آئے اور اپنے کاروبار

The State is responsible for the lives of all the people.شروع کئے۔ پنجاب کی بارہ کروڑ عوام ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون اور آپ کیونکہ آپ گورنمنٹ ہیں You are the responsible persons اس میں comparison نہیں بنتا۔ آپ براہ مہربانی اس پر انوسٹی گیشن کریں۔ مجھے جو رپورٹس آئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آج پورا دن چک 293 میں ان کے چچا اور cousins سے انوسٹی گیشن کی ہے اس میں people have highest respect for them یہ بڑی اہم بات ہے۔ کل موٹروے پر ٹریفک بلاک رہی ہے اور پورا ملک اس سانحہ کے حوالے سے بات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہو گی کہ اس پر سختی سے سخت انوسٹی گیشن کریں اور جو لوگ اس واقعہ کے پیچھے ہیں I think they should be made an example اور ہم کہتے ہیں کہ ماڈل ٹاؤن کی بھی example بنی چاہیے یہ بھی example بنی چاہئے کیونکہ انسانی جان بہت قیمتی ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جب یہ اجلاس شروع ہوا مجھے اور پورے ہاؤس کو ساہیوال واقعہ کی پوری اہمیت کے حوالے سے اس کا افسوس ہے۔ ہمیں پورے ہاؤس کے ممبران کو اندازہ ہے کہ پنجاب کے عوام خاص طور پر اور پاکستان کے عوام اس واقعہ پر افسردہ ہے۔ ان تمام کی نظریں پنجاب کے اس ہاؤس پر لگی ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سعید اکبر خان! مختصر بات کریں، نام بہت زیادہ ہیں اور دوسرا business بھی لینا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آج بزنس نہیں ہو گا۔ اس سے بڑا بزنس کوئی نہیں ہے جو اس وقت چل رہا ہے۔ ہمیں جن لوگوں نے منتخب کر کے اس ہاؤس میں بھیجا ہے ان کے جذبات کی ہم نے ترجمانی کرنی ہے۔ مجھے اپنی حکومت پر یقین ہے اور انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اس واقعہ کے پیچھے نہیں ہیں اور اس واقعہ کو thrash out کرنا چاہتے ہیں اور جو لوگ اس میں ملوث ہیں ان کو

وہ کبھی protect کرنے کی ان کی خواہش ہے اور نہ ہی کرنا چاہتے ہیں۔ میں اسی لئے چاہتا تھا کہ اس پورے ہاؤس کا point of view سامنے آئے اور عوام کے جذبات کے ساتھ ہم کھڑے ہوں۔

جناب سپیکر! اللہ نہ کرے جب بھی کوئی اس طرح کا واقعہ آئے گا تو جو بھی اس طرح کے واقعات ہوئے ہوں گے ان کا دبے دبے الفاظ میں ذکر ہو گا۔ یہ ایک فطرت ہے اور ضرورت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اس واقعہ پر ہر انسان اور طبقہ فکر مند بھی ہے اور افسوس کی حالت میں بھی ہے۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جس طرح سے حکومت نے کھلے دل سے ہر بات کو قبول کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ JIT کی report acceptable نہیں ہے تو جوڈیشل کمیشن بنا دیا جائے۔ میں اس بات کو سراہتا ہوں کہ حکومت اس وقوعے کو own نہیں کر رہی اور اس وقوعے کی تمام تر انکوائری کرانا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کے ممبران کے جذبات کا بھی احترام کرتے ہوئے ان کی رائے کو مقدم سمجھتا ہوں۔ اپوزیشن لیڈر نے جب یہ کہا کہ ہم ہر طرح تیار ہیں اور اس کے جواب میں جناب محمد بشارت راجا نے جو کہا کہ ہم دونوں اطراف کے لوگ بیٹھ کر اس واقعہ کو کبھی بھی own نہ کریں بلکہ اس کو انصاف تک پہنچائیں اور جو لوگ اس میں ملوث ہوں ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے صرف اور صرف اس وقوعے کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے یہ چاہا تھا کہ آج اس پر بحث ہونی چاہئے۔ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے یہ بحث کرائی ہے اور عوام کے جذبات کے ساتھ ممبران نے اپنے جذبات ملا کر ان کی ہاں میں ہاں ملا کر یہاں پیش کئے ہیں۔ ہم اس طرح کے تمام واقعات کی مذمت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اس طرح کے واقعات آئندہ نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عنیزہ فاطمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دینے کا بہت شکریہ۔ میں یہاں اس ایوان کی وساطت سے صرف یہ درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ میں یہاں ان تین بچوں کے لئے نہیں اپنے دو بچوں اور اس ملک میں رہنے والے ان تمام بچوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے آواز اٹھانا چاہتی ہوں۔ اگر آج ان تین بچوں کی آنکھوں کے سامنے ان کے ماں باپ کو مار دیا گیا ہے تو

کل میں یا آپ خدانخواستہ ہو سکتے ہیں۔اس وقت ہمارے بچوں پر کیا گزرے گی وہی بات ان بچوں کے لئے سوچیں کہ ان پر کیا گزر رہی ہے۔اس کے علاوہ جو متنازعہ بیانات آرہے ہیں کہ یہ دہشتگرد تھے، ہماری حکومت یہ بات کر کے پولیس کو یہ موقع دے رہی ہے اور بہانہ دے رہی ہے کہ وہ کل کسی بھی خاندان کو ان کے بچوں کے سامنے جان سے مار دیں گے اور ان کو دہشتگروں کا نام دے دیں گے اس لئے میری یہ التجاء ہے کہ اس معاملے کو دہشتگردی کا نام نہ دیا جائے اور ان بچوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔ہم ان کے ماں باپ کو واپس تو نہیں لا سکتے لیکن آگے ہمیں مل کر سوچنا چاہئے کہ کوئی ایسا واقعہ نہ ہو جہاں کسی بچے کو یتیم کر دیا جائے اور وہ بھی اس کی آنکھوں کے سامنے۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ کا نام نہیں تھا لیکن اس لئے موقع دے رہا ہوں کیونکہ یہ ساہیوال کا واقعہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ہم نے حکومتی بنچوں کے ممبران کی گفتگو سنی اور اپوزیشن کے بنچوں کے ممبران کی باتیں بھی سنی ہیں۔ میں ہاؤس کی توجہ اصل حقائق کی طرف دلوانا چاہتا ہوں۔ وہاں ہسپتال میں جن دو نمائندوں نے visit کیا ان میں ایک وزیر اعلیٰ پنجاب اور دوسرا میں ہوں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جس وقت ادھر ہسپتال میں گئے اور بچوں کو گلدستے دیئے گئے جو آگ اور موت میں لپٹے ہوئے تھے۔ میں اس mortuary میں موجود تھا جہاں پر وہ لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔یہاں پر لاء منسٹر نے بتایا ہے کہ وزیر اعلیٰ میانوالی سے ملتان آئے اور ملتان سے ساہیوال پہنچے تو ہسپتال کے اس ایم ایس آفس سے اور اس بلاک سے mortuary کا فاصلہ پانچ چھ سو میٹر کا ہوگا لیکن وہ لاشوں تک نہ پہنچ سکے۔

جناب سپیکر! یہ جو اندوہناک واقع ہوا ہے اس کے حقائق کچھ اس طرح ہیں کہ یہ جو واقعہ ہے یہ 19۔جنوری کو 12 بجے دن ہوا ہے اور جب یہ وقوعہ ہو جاتا ہے تو CTD کے ظالم لوگ ہیں۔ جنہیں Counter Terrorism کی بجائے Civilian Terrorism Department کا نام دیا جانا چاہئے۔12 بجے یہ وقوعہ ہوا ان غنڈوں اور درندوں نے پہلے تو بچوں کو اٹھا کر لاوارثوں کی طرح پمپ پر چھوڑ دیا اور اس کے بعد لاشوں کو پولیس لائن یا کہیں اور لے جا کر dump کر دیا۔ جب ان کے لواحقین کو پتا چلا کیونکہ ان کا خاندان چار گاڑیوں میں لاہور سے بورے والا شادی پر

جارہا تھا کہ ان کی ایک گاڑی لاپتا ہو جاتی ہے تو پھر یہ تینوں گاڑیوں والے رابطہ کرتے ہیں اور انہوں نے اس گاڑی کی تلاش شروع کی تب ان کو پتا چلتا ہے کہ ان کے ساتھ یہ سانحہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں موقع پر جا کر ان کے لواحقین اور بزرگوں سے ملا ہوں۔ لواحقین نے ڈی ایچ کیو ہسپتال کی سڑک بلاک کر دی تو پھر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنی speech wind up کریں کیونکہ اور بھی ممبرز نے بات کرنی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! Civilian Terrorism نے جو لاشیں غائب کی تھیں رات 8:00 بجے کے قریب پھر وہ لاشیں ڈی ایچ کیو ہسپتال پہنچائی گئیں۔ اس سے بھی بڑا ظلم یہ ہوا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس ہاؤس اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ جب گلدستہ ان بچیوں کو دے کر نکلتے ہیں تو ان کے لواحقین کو میتوں کے لئے ambulances فراہم نہیں کی جاتیں اور پھر وہ پیدل ہسپتال کے سٹریچر پر ان لاشوں کو لے کر جاتے ہیں۔ اسی رات لواحقین ساہیوال مین ہائی وے پر ویو ہوٹل چوک کو بلاک کر دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں کل 20۔ جنوری دوپہر کے بعد FIR درج ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کو پانچ منٹ سے زیادہ ہو گئے ہیں بات کرتے ہوئے لہٰذا مہربانی کریں اب آپ کے پاس صرف 20 سیکنڈز ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو wind up کرتے ہوئے آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس معاملے پر جوڈیشل کمیشن بنایا جائے اور کیونکہ یہ JIT کی مثال اس بلے کی سی ہے جو کہ دودھ کی رکھوالی کرتا ہے کیونکہ انہوں نے خود یہ دہشتگردی کی بلکہ انہوں نے خود یہ civilian دہشتگردی کروائی ہے۔ جوڈیشل کمیشن بنایا جائے تاکہ ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک! ایک ممبر اپوزیشن بنچز کی طرف سے اور ایک ممبر حکومتی بنچز کی طرف سے بات کرے گا تاکہ دونوں کو بات کرنے کا موقع مل سکے۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ اس سانحہ کی وجہ سے پورا ملک و قوم سکتے کی کیفیت میں ہے۔ یقین مانیں اس معاملے پر کوئی زندہ باد یا مردہ باد والی پوزیشن ہے اور نہ ہی یہ اپوزیشن یا حکومت میں اقتدار کی جنگ ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے آج پھر یہ ایک turning point ہے۔ جب تاریخ دان اس ملک کی تاریخ لکھے گا کہ اس ملک کا جب نظام ٹھیک ہو رہا تھا تو اس وقت پاکستان میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی۔ آج جس ایشو پر بحث ہو رہی ہے تو سابقہ ادوار میں بھی ایسے ہی ایشوز پر بات ہو گئی ہوتی اور ان چیزوں کو address کر لیا گیا ہوتا تو آج کسی مائی کے لعل کی جرأت ہی نہیں تھی کہ کسی غریب آدمی کا سڑک پر کھڑے ہو کر خون کرتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس طرح سڑک پر دہشتگردی ہوئی تو لوگ ہمیں آج پکار پکار کر اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں کہ یہ عدالتیں اور کچہریاں بند کر دیں اور وہاں پر بھینسوں کو باندھ لیا جائے اگر فیصلے اسی طرح سڑکوں پر ہونے ہیں جیسا کہ سابقہ دور میں ہوتے رہے ہیں۔ اگر تحریک انصاف بھی اس چیز کی اجازت دیتی ہے تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ ایک شعر ہے کہ:

یاد ماضی عذاب ہے یا رب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

جناب سپیکر! میں on the side of the government یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو واقعہ رونما ہوا ہے اس میں جس جس پر قتل کے خون کے چھینٹے ہوں گے اس کو معاف نہیں کیا جائے گا اور جس کے ہاتھوں میں ان کے قتل کی لکیریں ہوں گی وہ بھی قابل معافی نہیں ہیں۔ آج حکومت اس چیز کو ensure کرے گی کہ انصاف کا بول بالا ہو۔ دیکھیں آج اپوزیشن نے تجویز دی اور تمام اسمبلی بزنس کو چھوڑ کر اس قومی ایشو پر بحث شروع ہو گئی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک positive sign چلا ہے اور انشاءاللہ یہ چلتا رہے گا۔

جناب سپیکر! آخری بات کر کے میں اجازت چاہوں گا کہ ہم نے یہ ensure کرنا ہے کہ یہ واقعہ ہو چکا ہے لہٰذا اب ان کے لواحقین کو ہم انصاف فراہم کریں تا کہ آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں اور کسی کو جرأت نہ ہو کہ وہ سڑک پر کھڑے ہو کر کسی معصوم بچے، بزرگ اور خواتین کو اس طرح گولیوں کا نشانہ بنائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد اختر! جی، اب جناب خالد محمود بات کریں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! آج آپ کی مہربانی سے اس ناگہانی واقعہ پر بہت باتیں ہوئی ہیں تو میں بھی چند ایک گزارشات آپ کی خدمت میں اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ یہ جو ایک کرب ناک واقعہ جی ٹی روڈ ساہیوال میں پیش آیا ہے اس انسانیت سوز واقعہ پر آج پورا ایوان متفق بھی ہے اور آج ہم سب جو بھی یہاں پر ممبران بیٹھے ہوئے ہیں کے لئے لمحہ فکریہ بھی ہے۔ بدقسمتی سے جن خاندانوں پر دہشتگردی کا الزام لگا کر انہیں گولیوں کا نشانہ بنایا گیا وہ ہمارے شہر کے ہیں۔

جناب سپیکر! مقتول خلیل احمد کا باپ اپنی طبع شرافت کی وجہ سے اپنے گاؤں میں سابقہ ادوار میں بلا مقابلہ کونسلر منتخب ہوتا رہا ہے تو پھر اس کے بیٹے روزی روٹی کے لئے آج سے بیس سال پہلے چونگی امر سدھو کے پاس طارق ٹاؤن لاہور میں شفٹ ہو گئے تو پھر محنت مزدوری کر کے وہ اپنی سفید پوشی برقرار رکھے ہوئے تھے اور آج بھی الحمدللہ پورا گاؤں پورا بورے والا یہ بات کہتا ہے کہ وہ خاندان اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی اطاعت میں اپنی زندگی بسر کر رہا تھا۔

جناب سپیکر! آج ان کے ساتھ یہ جو واقعہ پیش آیا ہے اور ابھی جس طرح منسٹر صاحبان یہ باتیں کر رہے ہیں کہ اس واقعہ پر point scoring کی بات نہیں ہے تو point scoring کس کو کہا جاتا ہے جب بھی ہماری طرف سے کوئی دلیل دی جاتی ہے تو حکومتی بنچز کی طرف سے پھر competition کی بات یعنی سابقہ دور کی بات کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! آج کے واقعہ پر JIT، بیانات اور پریس کانفرنسز کرنے کا کیا فائدہ اگر آپ نے بھی وہی سابقہ ادوار والی باتیں ہی کرنی ہیں؟ وزیر اعلیٰ پنجاب بلکہ Show piece of Punjab کا بچوں کے پاس ہسپتال میں جا کر ان کو گلدستے پیش کرنا۔ ہسپتال میں نرس نے جب بچے عمیر خلیل جس کی عمر آٹھ یا نو سال ہو گی کو کہا کہ بیٹے میرے پاس آؤ تا کہ آپ کے منہ پر جو خون

کے نشانات ہیں ان کو صاف کر دوں تو اس بچے نے جو لرزہ خیز الفاظ بولے شاید یہاں پر میری بہنیں جو کہ خود مائیں بھی ہیں اور ہم بھی بچوں والے ہیں اس نے کہا کہ میرے منہ پر یہ خون کے نشانات میری ماں کے خون کے چھینٹوں کے ہیں لہٰذا یہ صاف نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر قانون اور حکومت وقت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ واقعی وہ نشان صاف نہیں ہوں گے جب تک ان بچوں کے سامنے ان کے والدین کو قتل کرنے والوں کے چہرے بے نقاب کر کے انہیں قرار واقعی سزا نہیں دی جائے گی۔ مگر ابھی اسی ایوان میں یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ سابقہ دور کی طرح ہمارے کچھ آدمی ملک سے باہر نہیں بھیجے جائیں گے۔ اس FIR میں یہ چیز کہاں mention کی گئی ہے کہ اس واقعہ کے مجرم فلاں فلاں اشخاص ہیں؟

(اذانِ عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خالد محمود! پلیز wind up کریں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! دہشتگردی کا کون سا inident تھا کہ ذیشان نامی آدمی نے سیٹ بیلٹ بھی پہنی ہوئی تھی اور سٹیئرنگ کے اوپر اُس کے ہاتھ بھی تھے لہٰذا سٹیئرنگ گولیاں برسا رہا تھا اور نہ ہی اُس بیلٹ کے نیچے کوئی جیکٹ تھی؟ چونکہ آج 2:00 بجے اُن کی قرآن خوانی تھی اس لئے میں اُن معصوم بچوں کی آہ وزاری اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں۔

جناب سپیکر! ابھی پہلے کافی باتیں ہوئی ہیں، ہاؤس کو اکٹھا چلنے کی دعوت بھی دی گئی اور ہمارے لیڈر آف اپوزیشن کو بھی invite کیا گیا لیکن یہاں پر یہ کیوں نہیں کہا جاتا جیسے میری بہن محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کہہ رہی تھیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب JIT وہاں پہنچی تو تھانیداری والا روّیہ دکھایا گیا۔ اُن دکانداروں اور eye witnesses کو بڑے رعب سے کہا گیا کہ پولیس لائن میں آؤ جس نے بیان دینا ہے پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے لیکن اس طرح کوئی شریف شہری بیان دینے نہیں جائے گا۔ اگر وہی JIT موقع پر بیان لے لیتی اور وہیں پر پوچھ لیا جاتا تو ہر بندہ اپنے دل کی آواز اور سچ اُن کے سامنے رکھتا۔

جناب سپیکر!آپ کے توسط سے ہمارا اور ہاؤس کا یہ مطالبہ ہے کہ JIT کے ساتھ ساتھ جوڈیشل کمیشن بھی ابھی سے قائم کر دیا جائے تاکہ اس بچے کے منہ پر لگے ہوئے خون کے نشان دُھل سکیں اور اس کے والدین کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جا سکے۔ میں آخر پر اُن بچوں کے تاثرات پر ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

مقتل سے آ رہی ہے صدا اے امیر شہر
اظہارِ غم نہ کر میرے قاتل تلاش کر

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ میاں محمود الرشید!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ دونوں اطراف سے اس واقعہ کے حوالے سے کافی باتیں ہوئیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب یہ واقعہ ہوا تو اُس کے فوراً بعد وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کی طرف سے فوری response دیا گیا، اس کا نہ صرف اظہارِ افسوس کیا گیا بلکہ وزیر اعلیٰ اور آئی جی وہاں پہنچے۔ جو کچھ بھی تھا ساری قوم کے علم میں آیا۔ ابتدائی طور پر جو معلومات ہمارے سامنے آئیں ان کو لے کر ہم نے کل پریس کانفرنس بھی کی۔ حکومت کا قطعی طور پر یہ ارادہ نہیں ہے کہ ہم کسی culprit کو protect کریں گے۔ اگر کسی نے اس واقعہ کو دیدہ دانستہ اور deliberately کیا گیا ہے تو وہ سزا سے نہیں بچ پائے گا۔

جناب سپیکر! یہ انتہائی اندوہناک اور افسوسناک واقعہ ہے جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ اصل حقائق بے نقاب ہونے چاہئیں کہ وہ دہشتگرد تھا یا نہیں تھا۔ جہاں ہم نے 48 گھنٹے انتظار کیا ہے مزید ایک دن کی اور بات ہے لہٰذا JIT کی رپورٹ کے بعد facts سب کے سامنے ہوں گے۔ مجھے حیرت اور افسوس سے ایک بات کہنی پڑتی ہے کہ یہاں ملک محمد احمد خان جوشِ خطابت میں سانحہ ماڈل ٹاؤن پر بیس منٹ خطاب فرما کر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلی اسمبلی میں جب یہ سانحہ ہوا تو میں نے یہاں گیارہ بجے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو کر سپیکر صاحب کو کہا کہ باہر لاشیں گر رہی ہیں جسے پوری قوم دیکھ رہی ہے لہٰذا آپ فوری طور پر اجلاس کو روکیں اور خون کی جو ہولی کھیلی جا رہی ہے اس کو آپ رکوائیں۔ آپ بے شک اسمبلی کا ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیجئے۔ رانا ثناء اللہ خان جو اُس وقت کے وزیر قانون تھے انہوں نے یہاں کھڑے ہو کر جو statement دی اگر وہی نکال لیں تو آپ کو بڑی آسانی پیدا ہو جائے گی کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے پیچھے کس کا ذہن کار فرما تھا؟ یہاں پر انہوں نے کہا کہ ماڈل ٹاؤن کے اندر دہشتگرد تھے، سٹیٹ کے اندر سٹیٹ قائم کر دی گئی تھی، وہاں پر بہت بڑی تعداد میں اشتہاری چھپے ہوئے ہیں اور بڑی مقدار میں گولہ بارود اور اسلحہ موجود ہے لہٰذا ہم fix up کر دیں گے اور سٹیٹ کے اندر سٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔

جناب سپیکر! یہ سب on record ہے، آپ رانا ثناء اللہ خان کی تقریر نکال کر دیکھ لیجئے یہ ساری باتیں ہوتی رہیں اور شام تک آٹھ دس گھنٹے خون کی ہولی کروڑوں لوگوں نے ٹیلیویژن پر on air دیکھی جو کچھ وہاں پر ہوتا رہا۔ اگر یہ کہیں کہ اُس کا موازنہ نہ کریں تو میں اِن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بیریئرز ہٹانے کے لئے وہاں پر پولیس گئی جبکہ ہائی کورٹ کی طرف سے انتظامیہ نے stay order دکھایا کہ stay order ہمارے پاس ہے لہٰذا آپ یہ زیادتی نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talks.

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس سے دو تین فرلانگ کے فاصلے پر موجودہ لیڈر آف اپوزیشن کا گھر ہے جنہوں نے ایک کلو میٹر پر بیریئرز لگا کر علاقہ غیر بنایا ہوا تھا اور کوئی civilian وہاں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ بیریئرز اسی طرح قائم رہے لیکن ان بیریئرز کے حوالے سے ابھی ملک محمد احمد خان بتا رہے تھے کہ دہشتگرد اندر چھپے ہوئے تھے اس لئے پولیس نے کارروائی کی۔ وہاں 14 لاشیں گریں۔ اگر اندر اسلحہ ہوتا، دہشتگرد ہوتے یا اشتہاری چھپے ہوتے تو 14 پولیس والوں کی بھی لاشیں گرتیں۔ وہ پُرامن شہری تھے اور وہاں پر درودِ خانہ کے اندر درودِ پاک کی محفل ہو رہی تھی لیکن نہتی خواتین اور سیاسی کارکنوں کو جس طرح دن دہاڑے بھونا گیا اُس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! ساہیوال واقعہ کی ذمہ داری حکومت لیتی ہے، ملزمان کو قرار واقعی سزا ملے گی اور ہم جرم کرنے والوں کی تہہ تک پہنچیں گے کہ مجرم کون ہیں؟

جناب سپیکر! ماڈل ٹاؤن واقعہ کے بعد چار سال اِن کی حکومت رہی ہے لیکن اُن 14 بے گناہوں کا خون کس کے سر پر ہے؟ اگر انہوں نے قتل نہیں کروایا تو کس نے کروایا، کیا آسمان سے یہ حکم تھا یا زمین سے حکم آیا؟ اُس وقت ان کی حکومت تھی اس لئے ان ہی کی ذمہ داری تھی۔ ان کی حکومت تھی جو قاتلوں کو پکڑتی اور بے گناہوں کے خون کا حساب لیا جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اُس وقت وزیر اعلیٰ کہتے ہیں کہ جوڈیشل کمیشن بناتے ہیں تب جسٹس باقر نجفی کا ایک رکنی جوڈیشل کمیشن بنتا ہے اور ڈیڑھ سال تک اُس جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ شائع نہیں کی جاتی۔ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ، جلسے جلوس اور احتجاج ہوتے رہے۔ اُس وقت اِن کے یہ حالات تھے جو آج بری الذمہ ہونے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہم کبھی bail out نہیں ہونے دیں گے۔ ہم کیسے bail out ہونے دیں جن کے سر پر 14 لوگوں کا خون ہے؟

جناب سپیکر! آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو روزِ قیامت اُن لوگوں کا ہاتھ ہوگا اور اِن کے گریبان ہوں گے۔ انہیں حساب دینا پڑے گا کہ قاتل کون تھا اور کس کے کہنے پر قتل و غارت گری کا یہ بازار گرم کیا گیا؟

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ یہ بات کرتے ہیں کہ FIR، FIR تو کئی ماہ بعد جنرل راحیل شریف کی مداخلت پر درج کی گئی۔ اگر آپ کے پاس ریکارڈ نہیں ہے تو میں آپ کو ریکارڈ دیتا ہوں۔ آپ FIR کی بات کرتے ہیں۔ چیف منسٹر نے آج ڈیڑھ گھنٹے کے اندر ساہیوال پہنچ کر ان کے ورثاء سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہ FIR ہم درج کروانا چاہتے ہیں۔ ان کی اس خواہش کے مطابق اسی وقت FIR درج کی گئی۔

جناب سپیکر! یہ حقائق کو مسخ کرنا چھوڑ دیں اور ان کے ماتھے پر جو کلنک کا ٹیکہ ماضی کے اندر، پاکستان کی تاریخ میں 14 سیاسی کارکنوں کو دن دہاڑے قتل کیا گیا، آدھے گھنٹے سے گولی چل رہی ہے اور وزیر اعلیٰ کیا فرماتے ہیں کہ مجھے تو علم نہیں ہے۔ ان کے یہ سارے بیانات on record ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ہمارے اور قوم کے زخموں پر نمک مت چھڑکیں۔ یہ ایک سانحہ ہے جس کی ہم ذمہ داری قبول کرتے ہیں، اس کی تحقیقات کروائیں گے اور

جو بھی ذمہ دار ہوں گے انہیں پھانسی کے پھندے تک پہنچائیں گے۔ ان کی طرح 14 لاشوں کے خون کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں personal clarification کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ کو اس کے بعد موقع دیتا ہوں۔ جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ ملک محمد احمد خان کو ایک منٹ دے دیں اس کے بعد میں بات کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ ملک محمد احمد خان! جناب صہیب احمد ملک کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میری آپ سے بڑی مؤدبانہ عرض ہے Thank you very much for your time یہ معزز وزراء سارے بیٹھے ہیں۔ جب یہ بات آج صبح ہاؤس میں شروع ہوئی تو ہمارا اپوزیشن کا اور I am sure treasury benches کا بھی یہی main مقصد ہو گا کہ اتنا بڑا سانحہ جو ہمارے ملک میں ہوا ہے، ہم اس کو positive طریقے سے آگے لے کر چلیں نہ کہ ایک دوسرے کے اوپر الزامات لگائیں۔ Kindly اگر ہم مقصد کے اوپر رہیں گے تو یہ ہاؤس بھی بڑے اچھے طریقے سے چلے گا اور معاملات بھی ٹھیک رہیں گے۔

جناب سپیکر! معزز میاں محمود الرشید کی طرف سے پندرہ منٹ تقریر کی گئی ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں یہ ہوا، وہ ہوا let's not dig in the hole sir آگے چلتے ہیں اور ملک کے معاملات کو آگے لے کر چلیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے جس طرح بات کی تو میں اس بات کو تھوڑا سا آگے لے کر چلتا ہوں کہ kindly جس JIT کی ہم بات کر رہے ہیں کہ جس کو یہ لوگ 5:00 بجے conclude کریں گے I am sure اور انہوں نے ہم سے promise کیا ہے کہ present before the Assembly تو انہوں نے اس کے SOPs کیا رکھے ہیں، JIT موقع پر جاتی ہے فرانزک لیبارٹری

کو وہ چیزیں اور bullets نہیں بھیجے جاتے، crime scene unit وہاں موقع پر جاتا ہے اور انہیں وہ ساری سہولیات provide نہیں کی جاتیں جو اس SOP کا حصہ ہے۔ اس بارے میں معزز وزیر قانون کے پاس کیا ہے in recon کوئی چیز کوئی details ہم اسے کل کس طرح مانیں گے؟ پہلے تو ہم اس JIT کو reject کرتے ہیں۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Mr Sohaib Ahmad Malik! We will make sure and the House will make sure کہ whatever the things are missing, we will make sure

کہ وہ چیزیں miss نہ ہوں اور کل نہیں پرسوں اس پر ہم باقاعدہ debate کریں گے۔ رپورٹ آنے دیں اس کے بعد we will debate on it.

MR SOHAIB AHMAD MALIK: Mr Speaker! I am very grateful to you, thank you very much

جناب سپیکر! وزیر قانون کو اگر کچھ details کا پتا ہے تو kindly in House ہمیں بھی تھوڑا سا بتا دیں کہ کیا کیا details ہیں؟ کن SOPs پر وہ کام کر رہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! شکریہ۔ جب اجلاس شروع ہوا تو وزیر قانون نے بڑی خوبصورتی اور بہت اچھے طریقے سے اپنی گفتگو کا آغاز کیا اور اسی طرح اپوزیشن لیڈر نے بھی بڑی ہی اعلیٰ اور اچھی گفتگو کی۔ ہماری اپنی بھی اس حوالے سے یہ رائے ہے اور گزارش یہ ہے کہ بہت دلخراش سانحہ پیش آیا ہے جس کے اوپر ہم سب، پورا پاکستان اور پوری قوم خون کے آنسو رو رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں ایک ایک عمل، اس میں ایک negligence اور ایک ایک جرم کا ارتکاب جو ہے اس نے پورے پاکستان کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ کچھ اپوزیشن بنچز سے اور کچھ ٹریژری بنچز سے بات کو کسی اور طرف لے جایا گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس بحث کو اب ختم کر دینا چاہئے۔ اس موقع کی مناسبت سے اس پر ہمیں اپنی بات کا focus رکھنا چاہئے۔ یقین کیجئے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم تو ہم

ہمارے ورکرز بے چین ہیں۔ تحریک انصاف کا ایک ایک ورکر کھڑا ہوا ہے، یہ اپوزیشن والے تو بعد میں پوچھیں گے لیکن ہمارا ورکر پہلے ہمارا احتساب کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے اور ان کے ہاتھ ہمارے گریبانوں تک پہنچنے والے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس حوالے سے یہ گزارش اورsubmissionہے کہJITکی رپورٹ کے بعد میری اپوزیشن کے دوستوں سے بھی یہی گزارش ہے کہ اب تھوڑا سا صبر کر لیں اور تحمل کا مظاہرہ کریں کیونکہ ہم سب کی یقیناًsameکیفیت ہے۔ یہ درد مشترک ہے اور سانحہ ساہیوال کا درد ہمارا مشترک درد ہے اور ہم سب اس کو لے کر چلیں گے اور جہاں کہیں کوئی کمی کوتاہی یا غلطی ہے توJITکی رپورٹ آجائے تو پھر اس کے بعد کل یا پرسوں جب اس پرdiscussionہوگی تو ہم اپنے جذبات کا اظہار کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یقین دلاتا ہوں کہ انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق کوئی بڑے سے بڑا کتنا ہی کوئی بااثر آدمی اس میں ملوث ہو گا وہ اپنے انجام سے نہیں بچ سکے گا۔ یہ ماضی کی روایتیں ہم پنپنے نہیں دیں گے اور ہم نیاtrend setکریں گے۔ ہم انصاف کے تقاضوں کے مطابق نئی روائیتوں کو لے کر آگے چلیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!Please be short!اور اسی ساہیوال والے واقعہ پر بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف ایک لائن میں بات کروں گا۔۔۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اگر میری اس گفتگو کے بعد بھی یہdebateہوگی تو پھر ٹریژری بنچز سے بھی جواب آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان! صرف ایک منٹ میں بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جو وزیر خوراک سمیع اللہ چودھری نے کہا ہمارے سر آنکھوں پر۔ میں نے قطعاً یہ نہیں کہا تھا کہ وہاں دہشتگرد چھپے ہیں۔ میاں صاحب نے اگر یہ سمجھا تو غلط کہا بلکہ میں نے کہا تھاprotestersاور دوسری بات یہ ہے کہ میری صرف اتنی استدعا ہے کہ میں نے جو وضاحت پیش کی تھی، میں نے تو یہ کوشش کی تھی کہ اگر تب ہوا تھا تو یہ بہت بُرا ہوا

تھا اور اگر آج ہوا ہے تو بھی بُرا ہوا ہے۔ جسٹس باقر نجفی کی رپورٹ کے متعلق میاں محمود الرشید کہہ رہے ہیں تو یہ تھوڑی قانون کے ساتھ واقفیت حاصل کریں۔ یہInquiries and Commission Act 1964ہے وہfact finding commissionتھا اور قانون کا یہ تقاضا تھا کہ اس کو پبلک نہ کیا جائے۔ جب کورٹ نے آرڈر کیا تو پھر انہوں نے اپنے آرڈر میں یہ لکھا تو یہ تھوڑی سی قانون کی واقفیت حاصل کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس موقع کی مناسبت سے میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وزیر قانون کے کہنے کے باوجود کہ اس پرdiscussionکوpendingکیا جائے، آپ نے اجازت دی اور یہ بہت ضروری تھا کیونکہ جب ملک کی ساری اسمبلیوں میں اس بات پر شور و غوغا ہو رہا تھا جن میں قومی اسمبلی اور وزیر اعظم سے لے کر ہر بندہ اس واقعہ پر دل رنجیدہ تھا اور اگر اس واقعہ پر آج پنجاب اسمبلی میں بحث نہ ہوتی تو میرا خیال ہے کہ ہمیں سارے ووٹرز مجرم گردانتے۔

جناب سپیکر! ایک بات اس میں بڑی واضح ہے جو آپ کو اور ہمیں سمجھ آجانی چاہئے کہ this is the police high handednessاور جہاں پولیسhigh handednessہوتی ہے اس کو ہمیںprotectنہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہم ایک دوسرے کو موردالزام کیوں ٹھہراتے ہیں؟ ہم کیوںprevious incidentsکو لے کر بیٹھ جاتے ہیں؟ ماڈل ٹاؤن اور دیگرincidentsکو لے کر بیٹھ جاتے ہیں تو ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے، باتsimpleسی ہے اور کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ بادی النظر میںit's a gruesome incidentاور اس پر کبھی آپ بیٹھ کر سوچیں بھی تو کوئی توجیہہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ واقعہ ہوا اور کسjustificationکے تحت ہوا؟ اس سے بڑا کیا ہوگا؟ اگر اس پر کوئی پردہ پوشی کی جائے گی JITکی شکل میں اور پولیس کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے جیسے ابھی معزز ممبر جناب خالد محمود نے بتایا ہے کہ اُن کا روّیہ کیا تھا ہمیں اُس روّیہ کوmonitorکرنا ہے۔

جناب سپیکر! آپ ایک ہاؤس کی کمیٹی فوری طور پر تشکیل دیں جیسا کہ اپوزیشن لیڈر اور وزیر قانون نے کہا ہے کہ ہم نے اس JIT کو monitor کرنا ہے اور پولیس کو ہمیں اس میں play نہیں کرنے دینا چاہئے کیونکہ کل سے جتنے بھی الیکٹرونک میڈیا اور پریس میں واقعات آرہے ہیں وہ بڑے ہی contradictory ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی کہا گیا اور آج صبح میں نے پڑھا ہے کہ اُس میں جب اُن کو وہاں پر رُوکا گیا تو اُن کے گھر سے دو دہشتگرد مفرور ہوئے اور اُن کا جب پیچھا کیا گیا تو اُنہوں نے خودکش جیکٹ پہنی ہوئی تھیں انہوں نے اپنے آپ کو دھماکے سے اُڑا لیا یہ جو collateral damages ہو رہے ہیں اور جس طرح ابھی ہمارے ایک معزز ممبر نے کہا ایک گاڑی کو آگ لگا کر اُس میں کئی لوگوں کو زندہ جلا دیا گیا ہمیں ان پر بہت watchful رہنا ہے کہ یہ سارے incidence کو پولیس کسی اور طرف نہ لے کر جائے۔

جناب سپیکر! ہم اپوزیشن اور حکومتی بنچز سب اس پر دل رنجیدہ ہیں، ہم اُس وقت سرخرو ہوں گے، ایوان اُس وقت سرخرو ہوگا اگر ہم ان کرداروں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب جعفر علی!

جناب جعفر علی: جناب سپیکر! ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں کہ آج ایک قومی ایشو پر پنجاب اسمبلی کا ہر معزز ممبر اس پر بات کر رہا ہے اور جب ساہیوال کے سانحہ پر بات ہو رہی ہو یہ بات کسی ایک گھر کی نہیں، یہ پوری قوم اور پوری انسانیت کی ہو رہی ہے اور میں کیا سمجھتا ہوں کہ آج اس ایوان میں بیٹھا ہوا ہر ممبر اسمبلی جو بات کر رہا ہے کہ شاید جو اس خاندان کے فرد ہیں اُن کو بھی یہ تسلی ہو رہی ہوگی اور جو قبرستان میں پہنچ چکے ہیں شاید اُن کی روح کو بھی سکون پہنچ رہا ہوگا کہ چلو کوئی تو ہے جو اس پنجاب میں ہمارے ناحق قتل پر بات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! جس جگہ پر یہ بات ہو رہی ہو جب ایک دن سانحہ ہو گیا ہو اور جب حکومتی وزراء کہتے ہیں کہ اُسی دن FIR کر دی گئی ان کو یہ پتا نہیں کہ چوبیس گھنٹے احتجاج کے بعد جب پورا پاکستان بند کر دیا گیا تھا اُس کے بعد یہ FIR درج ہوئی اور جب سی ٹی ڈی والوں نے یہ FIR درج کی اُسی وقت ساہیوال کے اسی وقوعہ پر تھانہ ساہیوال میں ایک FIR ہو رہی تھی اور جب ایک ہی وقوعہ کی دو FIR ہو رہی ہوں تو اُس پر یہ کیا اشارہ جا رہا ہے؟

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ ایک قتل ہوا ہے اور جب یہ قتل ہو رہا ہے تو حکومتی وزراء اور حکومت پنجاب کو تو کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہئے تھا ان کو تو تکلیف تب ہوتی جب انہوں نے قتل کروائے ہوئے ہوں یہ تو ایک ان کی ذمہ داری ہے جب بات ریاست مدینہ کی ہو رہی ہو تو پھر ان کو ریاست مدینہ کی تاریخ پڑھنی چاہئے تھی۔ ریاست مدینہ میں تو جو ایک درخت ہوتا ہے درخت کی ٹہنی تک کاٹنا جرم تصور کیا جاتا ہے اور جب قتل ہو گئے ہوں اور پوری قوم اور خاص کر میں یہ کہوں گا کہ آپ کی وساطت سے میں یہ کہتا ہوں کہ جو پاکستان کا میڈیا ہے اُس نے اس وقوعہ پر جو مثالی کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ خراج تحسین کے حق دار ہیں وہ یہ پاکستان میڈیا والے لوگ ہیں جنہوں نے ایمانداری سے اس کی رپورٹنگ کی اور یہ کوئی پوائنٹ سکورنگ کی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ wind up کریں۔

جناب جعفر علی: جناب سپیکر! کوئی حکومت والے ہوں یا اپوزیشن والے ہوں میں کہتا ہوں حکومت والے اس بات کو سنبھالیں یہ تو نہیں ہے کہ ایک پورا ڈیپارٹمنٹ یا پوری پولیس اُس میں ملوث تو نہیں ہو سکتی۔ چند لوگ ہیں جن کی وجہ سے یہ وقوعہ ہوا ہے لیکن اُن کو یہ سزا اسی طرح ملنی چاہئے اور اُس پر یہ ایک کمیٹی بنی چاہئے کہ اپوزیشن والے ہوں یا حکومت والے ہوں اُن کو کیفر کردار تک پہنچائیں تاکہ next time کوئی آدمی اس طرح کی جرأت نہ کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جعفر علی! شکریہ۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے مجھے تین گھنٹے پہلے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جب اپوزیشن اس بات پر تھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! پرسوں اس معاملے پر general debate ہے اگر آپ اُس دن detail میں بات کر لیں ابھی ٹائم بہت کم ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سن لیں۔ جب discussion start ہوئی تھی تو اُس وقت آپ نے مجھے کہا تھا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا نام ابھی تک میرے پاس نہیں آیا، آپ کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ پانچ نام ہیں 100 ممبران نے بول لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! پرسوں اس معاملے پر general debate ہے آپ اُس دن اس پر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس پر میرا ایک شعر سن لیں:

وائے ناکامی کہ متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

جناب سپیکر! مجھے شرم آرہی ہے آج اس ہاؤس میں ان لاشوں پر جو debate کی گئی ہے shield کے طور پر ماڈل ٹاؤن کا واقعہ پیش کیا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ وزیر قانون! آپ بات کریں۔ جناب محمد وارث شاد آپ تشریف رکھیں۔ آپ یہ باتیں پرسوں کو کر لیں۔ جی، No cross talk جناب محمد وارث شاد! Please!

be seated آپ ایک senior member of Parliament ہیں جی،وزیر قانون! آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سیر حاصل بحث ہو چکی ہے۔ سارے دوست اپنی بات کر چکے ہیں اور اصل بات جو انسان کے دل میں ہوتی ہے وہ نکل جاتی ہے جس طرح جناب محمد وارث شاد نے فرمایا کہ مجھے شرم آرہی ہے کہ بحث کیوں ہو رہی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر ان کو پہلے شرم آندی تے آج اے واقعہ ای نہ ہوندا اگر پہلے شرم آگئی ہوندی تے۔ شرم کرو۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ لوگ شرم کریں یہ ماڈل ٹاؤن کے واقعہ سے نکل آئیں ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن۔ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! پلیز۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

کورم کی نشاندہی

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے
اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر
7 بج کر 55 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تا کہ گنتی کی جاسکے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل 22۔جنوری 2019 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔